﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک15جولائی 2016ء | شمارہ29

10رشوّال 1437 ہجری قمری ❁ 15روفا 1395 ہجری شمسی

عبادت گزاروں سے مشاورت کی تعلیم

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ کے بعد ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بارہ میں قرآن میں کوئی واضح حکم نہ ہو اور نہ ہی آپ کے کسی ارشاد کا علم ہو تو پھر ہم کیا کریں؟ آپؐ نے فرمایا میری امت کے عبادت گزاروں کو جمع کرو اور ان کے ساتھ مشاورت کرو۔ صرف اکیلی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرنا۔

(درّ منثور جلد نمبر 6صفحہ 10سورۃ الشوریٰ اعلام الموقعین جلد 1صفحہ65)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ وہ خدائے قدوس جو صرف اور صرف نیکوں کو پسند فرماتا اور محض نیکیوں کی وجہ سے کسی کو اپنا مقرب بناتا ہے وہ کسی فاسق اور مفتری شخص سے پیار کرے اور اسے تائیدات سے سرفراز کرے اور معجزات کے ساتھ اس کی مدد فرمائے۔

’’اللہ نے ہر معرکہ میں اس کی مدد فرمائی اور اسے اس کے دشمنوں پر غالب کیا اور قبل از وقوع اس کی خبر دی تو پھر اے عقلمندو! کیا یہ اس کی صداقت کا نشان نہیں؟ کیا تمہاری عقلیں جائز قرار دیتی ہیں کہ وہ خدائے قدوس جو صرف اور صرف نیکوں کو پسند فرماتا اور محض نیکیوں کی وجہ سے کسی کو اپنا مقرب بناتا ہے وہ کسی فاسق اور مفتری شخص سے پیار کرے اور ہمارے نبی علیہ السلام کی عمر سے بھی زیادہ اسے عمر دے۔ اور اس سے دشمنی کرنے والوں سے دشمنی اور اس سے دوستی رکھنے والوں سے دوستی کرے اور اس کے لئے نشانات نازل کرے۔ اور اسے تائیدات سے سرفراز کرے اور معجزات کے ساتھ اس کی مدد فرمائے۔ اور اپنی برکات سے اسے مخصوص کرے اور ہر میدان میں اس کے دشمنوں کے خلاف اسے فتح یاب کرے اور نقصان پہنچانے والی جگہوں اور تکالیف کے موقعوں سے اسے محفوظ رکھے اور جو شخص اس سے مباہلہ کرے وہ اسے اپنی ناراضگی سے ہلاک یا رسوا کرے اور اس کی خاطر شمشیر زن ہو کر آسمانی تلوار سے اس کے دشمن کو قتل کرے، باوجود اس کے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ اللہ پر افتراء کر رہا ہے اور پھر اس افتراء کے ساتھ ساتھ وہ ان من گھڑت باتوں کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ وہ علم نہ رکھنے والوں کو گمراہ کرے۔ تمہاری اس شخص کے متعلق کیا رائے ہے۔ کیا اللہ نے اس کے افتراء کے باوجود اس کی مدد کی ہے۔ یا کہ وہ واقعی اللہ کی طرف سے ہے اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو صادق ہیں اور کیا جھوٹے خواب بین نجات پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہماری طرف وحی کی گئی ہے حالانکہ ان کو کچھ بھی وحی نہیں کی گئی اور وہ تو سراسر جھوٹ بولتے ہیں۔

پھر اے عالمو! مَیں تم سے تیسری دفعہ فتویٰ مانگتا ہوں کہ یہ شخص جس کا تم نے ذکر سنا اور ان احسانوں کا بھی ذکر سنا جو اللہ نے اس پر کئے۔ اسے اللہ نے ان کے علاوہ اور بھی کئی نشان عطا کئے تاکہ لوگ اسے پہچان سکیں۔ ان نشانوں میں سے ایک نشان شہب ثاقب ہیں جو اس کی تائید میں دو دفعہ ٹوٹ کر گرے۔ اور اس کی صداقت پر چاند اور سورج نے گواہی دی۔ جب انہیں رمضان میں گرہن لگا اور اس کی قرآن نے بھی خبر دی تھی جب اس نے آخری زمانے کی علامات میں ان دونوں کا ذکر کیا۔ پھر حدیث میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو قرآن میں مجمل طور پر تھا۔ یقیناً اللہ نے ان دونوں نشانات کی اطلاع اس بندہ کو بھی دی جیسا کہ براہین احمدیہ میں بھی ان کے ظہور سے پہلے لکھا ہوا ہے۔ اے عزیزو! یقیناً اس میں ہر اس شخص کے لئے نشان ہے جس کی دو آنکھیں ہیں۔ پس صاف صاف بیان کرو تا تم اجر پاؤ۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی انسان کی بناوٹی باتیں؟

اور منجملہ ان نشانات کے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس کو دور دراز علاقوں اور اس ملک میں عظیم زلزلوں کی ان کے ظہور اور آثار سے بھی پہلے خبر دی۔ سو تم سن چکے ہو جو (زلازل) اس ملک اور دنیا کے دوسرے حصوں میں وقوع پذیر ہوئے اور تم جانتے ہو کہ بنی نوع انسان پر ان حوادث کی شدید تاریکیاں اس طرح نازل ہوئیں کہ سورج طلوع تو آبادیوں پر ہوا لیکن غروب اس حالت میں ہوا کہ وہ آبادیاں اپنی چھتوں کے بل گر چکی تھیں۔ اور چھتیں اپنے مکینوں پر گری ہوئی تھیں اور گھر مُردوں اور غموں سے بھرے پڑے تھے اور مجالس محلّات سے قبروں میں منتقل ہو گئیں۔ اور محفلیں زیر زمین چلی گئیں اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہ زندگی محض ایک فریب کی طرح ہے یا پھر سمندروں کے بلبلوں کی طرح۔ اور جو اُن میں سے بچ گئے تو ان کے دلوں کو بے چینی نے داغ دیا اور صدمہ نے ان کے گریبان چاک کر دیئے اور ان کے وہ محلات منہدم ہو گئے جن میں اترنے کے لئے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے اور ان میں ٹھہرنے پر غیرت کا اظہار کرتے تھے۔ اور زلزلوں کا یہ سلسلہ نہ منقطع ہوا، نہ ختم ہوا بلکہ جس زلزلہ کے وقوع پذیر ہونے کا انتظار کیا جا رہا ہے وہ گزشتہ زلازل سے شدید ہو گا، اس میں متقی قوم کے لئے ایک راہنمائی ہے۔ پس اے منصفو! صاف صاف بیان کرو تا تم اجر دئے جاؤ۔ کیا یہ اللہ کے نشانات ہیں یا ایسے امور میں سے ہیں جنہیں جعل ساز گھڑتے ہیں۔ مومن وہ مرد ہوتے ہیں کہ جب وہ بولتے ہیں تو سچ کہتے ہیں اور جب انہیں حاکم بنایا جاتا ہے تو عدل کرتے ہیں اور ظلم نہیں کرتے لیکن وہ لوگ جو مخلوق سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور حق کو چھپاتے ہیں گویا حق ان کی ناک کاٹ رہا ہے یا انہیں قید کیا جا رہا ہے۔ یہ مَردوں کے لباس میں عورتیں اور مومنوں کے لبادہ میں کافر ہیں۔

اور ان نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی ہے کہ اللہ نے اس بندہ کو نہ صرف اس ملک میں بلکہ تمام اطراف و جوانب میں طاعون ظاہر ہونے کی خبر دی اور فرمایا: ’’بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔‘‘ پس تم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دیا ہے جس طرح درندے چیر پھاڑ کرتے ہیں۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ طاعون نے اس ملک پر کیسا حملہ کیا اور تم نے مشاہدہ کیا کہ لوگوں میں کس کثرت سے اموات ہوئیں۔ اور اس وقت تک طاعون وحشی جانوروں کی طرح حملہ کر رہی ہے۔ اور ہر روز چکر لگا کر (لوگوں کو) گرفت میں لیتی ہے، اور ہر سال گزشتہ سال کی نسبت طاعون اپنی صورت زیادہ وحشت ناک دکھائی دیتی ہے۔ پھر اس کے پیچھے بڑے بڑے زلزلے وقوع پذیر ہوئے اور یہ تمام پیشگوئیاں اپنے ظہور سے پہلے دور دراز علاقوں میں شائع کر دی گئی تھیں۔ اس میں یقیناً ہر دیکھنے والے کے لئے بڑا نشان ہے۔ اور اللہ نے اسے ایک اور زلزلے کی خبر دی ہے جو قیامت کبریٰ کا نمونہ ہو گا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اس کے بعد اللہ کیا ظاہر فرمائے گا۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے مقام خوف ہے۔ پس اے جوانو! صاف صاف بیان کرو تمہیں اجر دیا جائے گا۔ کیا یہ اللہ کا فعل ہے یا کسی انسان کا خود ساختہ کلام؟‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 14 تا 18۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے اور تقویٰ میں ترقی کے لئے کوشاں رہیں

اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو طریق سکھائے ہیں ان میں ایک نماز باجماعت کا قیام ہے۔ یہ حکم مَردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے اور ان بچوں کے لئے بھی جو دس سال کی عمر کے ہیں کہ وہ نماز ادا کریں۔ مَردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور مسجدوں میں جائیں اور ان کو آباد کریں اور اس کے فضل کو تلاش کریں۔ پنجوقتہ نمازوں کے بارہ میں کوئی چھُوٹ نہیں۔

پس ہر بیعت کنندہ، ہر احمدی کو اس واضح حکم کی پابندی کرنی چاہئے۔

دوسری چیز جس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ خلافت سے وابستگی ہے۔ ہر احمدی جہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے وہاں خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرے اور اطاعت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے۔

مَیں نے بار بار تمام دُنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایم ٹی اے پر جو پروگرام آتے ہیں اُن کو دیکھیں۔

والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔ یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے

پیغام سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ آسٹریلیا منعقدہ دسمبر 2015ء

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے 31ویں جلسہ سالانہ کی تفصیلی رپورٹ الفضل انٹرنیشنل 11 مارچ 2016ء میں شائع ہوئی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر اپنا پیغام بھی بھجوایا تھا۔ یہ پیغام ہدیۂ قارئین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مدیر)

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

پیارے احباب جماعت احمدیہ آسٹریلیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کو یہ پیغام ہے کہ اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے اور تقویٰ میں ترقی کے لئے کوشاں رہیں۔ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے جو طریق سکھائے ہیں ان میں سے ایک نماز باجماعت کا قیام ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت پر کمر بستہ رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ حکم مَردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ہے اور ان بچوں کے لئے بھی جو دس سال کی عمر کے ہیں کہ وہ نماز ادا کریں۔ مَردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کریں اور مسجدوں میں جائیں اور ان کو آباد کریں اور اس کے فضل کو تلاش کریں۔ پنجوقتہ نمازوں کے بارہ میں کوئی چھُوٹ نہیں۔ پس ہر بیعت کنندہ، ہر احمدی کو اس واضح حکم کی پابندی کرنی چاہئے۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مُذَکّر ہے اور ہر وقت اس پہلو سے اس کو اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 263)

پس ہر احمدی کو نمازوں کے قیام کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ روحانی ترقی اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے سب سے اہم ذریعہ نماز ہی ہے۔

دوسری چیز جس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ خلافت سے وابستگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے آپ کو اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق بخشی ہے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر خلافت کی نعمت بھی عطا کی ہے اور اس عظیم روحانی نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے اور اس کے ذریعہ ہر فردِ جماعت کو بار بار اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اطاعت ہی ایک ایسا امر ہے جس کے ذریعہ رُوحانی کامیابیاں ملتی ہیں۔ کامیابیاں اور فتوحات حاصل کرنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر پہنتے ہیں۔ پس ہر احمدی جہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے وہاں خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم کرے اور اطاعت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرے اور جد و جہد کرے۔ اس کے علاوہ مَیں نے بار بار تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ MTA پر جو پروگرام آتے ہیں ان کو دیکھیں۔ والدین بھی اس طرف توجہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی ایم ٹی اے سے وابستہ کریں۔ یہ بھی ایک روحانی مائدہ ہے جو آپ کی روحانی بقا کا ذریعہ ہے۔ اس سے آپ کا دینی علم بڑھے گا۔ روحانیت میں ترقی ہوگی اور خلافت سے کامل تعلق پیدا ہوگا اور دنیا کے دوسرے چینلز کے زہریلے اثر سے بھی محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(24.12.2015)

حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ کلام سے انتخاب

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تُو شفا مجھے

جب تک کہ دَم میں دَم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سِوا مجھے

منجملہ تیرے فضل و کرم کے ہے یہ بھی ایک
عیسیٰ مسیحؑ سا ہے دیا رہنما مجھے

تیری رضا کا ہوں مَیں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

(کلام محمود)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 409

مکرم جمال الشریف صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم جمال وسیم الشریف صاحب آف یمن کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں:

استخارہ کے بعد رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ کوئی میرے قریب سے مجھے دردناک آواز میں میرا نام لے کر بلاتا ہے لیکن نظر نہیں آتا۔جب کئی روز تک یہ رؤیا میں نے بار بار دیکھا تو ڈر گیا اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ بکثرت ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا۔ان دنوں ایم ٹی اے العربیہ پر قصص الانبیاء کے عنوان سے مختلف انبیاء کے حالات اور ان سے جڑے ہوئے واقعات پر مشتمل پروگرام نشر ہو رہے تھے۔میں جب بھی ان میں سے کوئی پروگرام دیکھتا تو انشراح صدر میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی غلط فہمیوں کا بھی ازالہ ہو جاتا۔

وہم وخیال سے حقیقت تک کا سفر

اسی دوران میں نے ایم ٹی اے پر دجال کے بارہ میں ایک مختصر سی فلم بھی دیکھی۔اس فلم میں دجال کے بارہ میں احادیث میں مذکور علامات کی تصویری جھلک پیش گئی تھی جسے دیکھ کر میں گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ایسے لگا جسے میں کسی اور ہی دنیا میں چلا گیا ہوں۔یا یوں کہنا بجا ہوگا کہ خرافات کی موہوم دنیا سے عالم حقیقت کی طرف منتقل ہوگیا ہوں، یا جیسے میں کسی بند گلی میں تھا اور اچانک ایک کھلا میدان نظر آ گیا، اور جیسے میں رات میں سو رہا تھا اور اچانک صبح روشن میں میری آنکھ کھل گئی۔دراصل اب مجھے صحیح رنگ میں ادراک ہوا تھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی تھی اور مجھے وہ زمانہ نصیب ہو گیا تھا جو مسیح موعود اور امام مہدی کا زمانہ ہے۔یقیناً مہدی آ گیا اور مسیح نازل ہو گیا۔دجال اور یاجوج وماجوج کا خروج ہو چکا اور اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہو رہا تھا۔اس وقت مجھے میرا رؤیا بھی یاد آ گیا اور فوراً یہ آیت میرے دل میں میخ کی طرح گڑھ گئی:

﴿وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ﴾ (ق:42) یعنی: غور سے سُن! جس دن ایک پکارنے والا قریب کے مقام سے پکارے گا۔یقیناً یہ قریب کے مقام سے پکارنے والا مسیح محمدی اور آپ کے خلفاء ہی ہیں۔اور آپ کی جماعت ہی وہ فرقۂ ناجیہ ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

بیعت، تبلیغ اور سخت مخالفت

فرقۂ ناجیہ کو پالینے کے بعد مَیں نے فوراً ایم ٹی اے العربیہ کے نمبر پر فون کر کے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔اور پھر کچھ دنوں کے بعد ہی میرے ملک کے احمدی بھائیوں سے رابطہ ہوگیا اور ان کی مدد سے میں نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کر دیا۔

بیعت کرنے کے بعد میں نے کہا کہ میں نے تو ساری عمر ایسے عقائد کی تبلیغ میں گزار دیئے جن کے بارہ میں مَیں خود بھی مطمئن نہ تھا۔اب جبکہ مجھے فرقہ ناجیہ مل گیا ہے اور میں تہہ دل سے اس یقین پر قائم ہوں کہ یہی صحیح اسلام ہے تو اب اس صحیح اسلام کی تبلیغ کے لئے کمر کس لینی چاہئے۔ چنانچہ سب سے پہلے مَیں نے اپنے اہل خانہ اور اہل بستی سے ابتدا کرنے کا ارادہ کیا۔مجھے ان کے بارہ میں بہت زیادہ حسن ظن تھا کیونکہ جب میں نے انہیں اخوان المسلمین میں شامل ہونے کے لئے بلایا تو انہوں نے میری بات مان لی، پھر میں نے انہیں سلفیوں میں شمولیت کی دعوت دی تو بھی انہوں نے میری بات مان لی، ازاں بعد مَیں نے تبلیغی جماعت میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد انہیں تبلیغی وفود میں شمولیت کے لئے کہا تو چالیس لوگ اس کے لئے تیار ہو گئے۔لیکن قبول احمدیت کے بعد جب میں نے اپنے بھائیوں کو احمدیت کی طرف بلایا تو انہوں نے بشدت انکار کر دیا۔پھر میں نے اپنی اولاد کو بلایا تو ان کا ردّعمل بھی کچھ مختلف نہ تھا۔پھر میں نے اپنے ہمسایوں اور اہل بستی کو احمدیت کی تبلیغ کی تو وہ بھی تمسخر کرتے ہوئے مجھ پر ہنسنے لگ گئے۔سب سے مایوس ہو کر میں نے سوچا کہ ہماری مسجد کا امام پڑھا لکھا آدمی ہے مَیں اسے احمدیت کی طرف بلاتا ہوں کیونکہ قبل ازیں وہ میرے کہنے پر تبلیغی وفد میں بھی شامل ہو گیا تھا اور میرا اس کے ساتھ تعلق بھی اتنا اچھا تھا کہ اس کی غیر حاضری میں مَیں ہی امامت کے فرائض سرانجام دیتا تھا۔چنانچہ جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے نہایت سختی سے مجھے ڈانٹتے ہوئے کہا: کیا تم ایک ہندی مہدی کے لئے یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہو؟ لگتا ہے کہ تمہارا دماغ ٹھیک نہیں ہے کیونکہ مہدی تو عربی ہوگا۔اور مجھے تو تمہارے بارہ میں حسن ظن تھا لیکن آج معلوم ہوا ہے کہ تم کون ہو۔

بھائی اور بیٹے کی بیعت

میری ان تبلیغی کاوشوں کا ردّعمل یوں ظاہر ہوا کہ مسجد ومنبر سے میرے کفر کے فتوے جاری ہوگئے۔میرے گھر والوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔بعض نے کہا کہ یہ سٹھیا گیا ہے۔سب کی باتیں سن کر ادھیڑ عمری میں مَیں پہلی بار اس شدت سے رویا کہ یوں محسوس ہوا کہ شاید میرا دل ہی سینے سے نکل جائے گا۔اسی غم واندوہ کی کیفیت میں کئی ہفتے بلکہ کئی مہینے گزر گئے جن میں میرا درد دعاؤں میں ڈھلتا رہا۔پھر ایک روز اچانک میرا بھائی آیا اور کہنے لگا کہ میں نے بیعت کرنی ہے۔میرے لئے یہ خبر نہایت حیران کن اور غیر متوقع تھی۔میں نے اس سے کہا کہ تم وہ پہلے شخص تھے جس نے احمدیت کے متعلق کچھ سننے سے بھی انکار کر دیا تھا۔پھر اس فیصلہ کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا کہ میں جب بھی باہر نکلتا تو اہلِ بستی مجھے کہتے کہ تمارا بھائی جمال کافر ہوگیا ہے۔بعض کہتے کہ وہ کوئی نیا دین اس بستی میں پھیلانا چاہتا ہے۔بکثرت ایسی باتیں سننے کے بعد مَیں نے کہا کہ اس چینل کو دیکھ کر کچھ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں جس کے ذریعہ میرا بھائی "گمراہ" ہوا ہے۔چنانچہ میں نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔میں تو آپ کو واپس لانے کی راہ تلاش کرنے کے لئے نکلا تھا لیکن ایم ٹی اے نے مجھے بھی اسی راہ کا مسافر بننے پر مجبور کر دیا جس پر آپ گامزن ہیں۔

میری خوشی کی انتہا نہ تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اہل خانہ سے ہی ایک ساتھی عطا کر دیا تھا۔پھر کچھ عرصہ کے بعد میرے بڑے بیٹے پر بھی حقیقت آشکار ہوگئی اور اس نے بھی بیعت کرنے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔

فتنہ پرداز کون؟

مَیں نے کہا کہ اب ہم تین احمدی ہو گئے ہیں اس لئے اب ہم مل کر جمعہ کی نماز ادا کیا کریں گے۔ہماری بستی میں دو مساجد تھیں ایک میں جمعہ ہوتا تھا جبکہ دوسری چھوٹی مسجد میں روزمرہ کی نمازیں ادا کی جاتی تھیں۔میں نے کہا کہ ہم اپنا جمعہ اس چھوٹی مسجد میں ادا کر لیتے ہیں۔چنانچہ پہلی بار جب ہم نے اس چھوٹی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی تو شور قیامت برپا ہوگیا۔امام مسجد نے بستی کے سرکردہ لوگوں کو جمع کر کے بات کی اور ہمارے خلاف خوب بھڑکایا۔اگلے جمعہ کے روز جب ہم وہاں نماز ادا کرنے گئے تو سب نے ہمیں اس مسجد سے نکال کر مسجد کو تالا لگوا دیا۔اس کے بعد مَیں مسجد کے چابی بردار شخص کے پاس گیا اور اسے مسجد کھولنے کے لئے کہا، لیکن اس نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ یا تو تم ہمارے ساتھ نماز ادا کیا کرو، یا ہمارا پیچھا چھوڑ دو کیونکہ تمہارے اس اقدام سے فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔مَیں نے کہا کہ مسجد تو خدا کا گھر ہے اور اس میں ہر شخص کو خدا کی عبادت کا حق حاصل ہونا چاہئے۔اس حق سے روک کر آپ لوگ فتنہ کا موجب بن رہے ہیں۔کیا آپ اسی رسول کو ماننے والے ہیں جس نے عیسائیوں کو بھی اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی تھی؟!

بہرحال مایوس ہو کر میں نے اپنی جماعت کے بعض افراد سے رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایسی صورتحال میں اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لیا کریں۔چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو گاؤں کے چند شریف لوگ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کرنے لگے۔جب گاؤں والوں کو معلوم ہوا تو ان پر دباؤ ڈالا گیا اور ڈرا دھمکا کر ان کو ہم سے الگ کر دیا گیا۔

خلاصہ یہ کہ ہمارے اہل خانہ اور اہل بستی نے ہر ایک طرف سے ہمیں علیحدہ کر دیا لیکن اس کے باوجود ہمیں کوئی غم نہیں ہے کیونکہ احمدیت میں ہمیں ان تمام زخموں کا مرہم مل گیا ہے۔ایک ایسی خوشی اور خوش بختی کا احساس ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ثبات قدم عطا فرمائے اور خلافت کی راہنمائی میں امام الزمان کا پیغام تمام دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

☆☆☆☆☆

مکرم عادل بن خالد صاحب

مکرم عادل بن خالد صاحب کا تعلق تیونس سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1965ء میں ہوئی اور بعد میں انہیں 2012ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔وہ احمدیت کی طرف اپنے مختصر سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مَیں نے بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے تک کبھی نماز نہیں پڑھی تھی۔1983ء کی بات ہے کہ ایک روز مَیں تیونس کے دارالحکومت میں اپنے کام پر جاتے ہوئے ایک شارع سے گزر رہا تھا کہ کسی دکان سے سورۃ الشّمس کی نہایت خوش الحانی والی تلاوت سنی۔اس وقت اس آواز کا میرے دل پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ ایک لمحے میں ہی میں دین کی طرف مائل ہوگیا اور نمازیں پڑھنے کا فیصلہ کرلیا۔کام پر پہنچ کر ایک بڑی عمر کے ورکر سے نماز کا طریقہ پوچھا اور پھر اپنی قریبی مسجد میں باجماعت نماز کی ادائیگی کرنے لگ گیا۔کچھ عرصہ کے بعد رہائش کی جگہ بدلنے کی وجہ سے میں دوسری مسجد میں نماز ادا کرنے لگ گیا جہاں بعض لوگوں سے میری دوستی بھی ہوگئی۔ان کے ساتھ میں نے پہلی ظہر کی نماز پڑھی تو مجھے بتایا گیا کہ اب ایک درس ہوگا۔میں اس درس سے بہت متاثر ہوا، اور اس مدرّس سے بھی مجھے اس حد تک مؤانست پیدا ہوگئی کہ میں اپنی جمع پونجی بطور امانت اس کے پاس رکھنے لگا۔

پارسائی کا بھانڈا پھوٹ گیا

کچھ عرصہ کے بعد میں نے اپنا کاروبار شروع کیا تو اس مدرّس نے کام میں مدد کے بہانے میرے ساتھ شامل ہونے کا عندیہ دیا۔نیز یہ بھی کہا کہ میرا یہاں پر ایک گھر ہے جو بیس ہزار دینار کی مالیت کا ہے۔اور میں وہ گھر آپ کو بیچ دوں گا۔میں نے اسے شامل کرلیا۔لیکن قریب آنے پر مجھے اس کے بعض ایسے کاموں کا علم ہوا جو نہایت معیوب تھے۔مَیں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو اپنا نام عبداللہ بتاتا ہے جبکہ اس کا نام نور تھا۔نیز دیکھا کہ اس نے دو جگہ خفیہ طور پر شادی بھی کی ہوئی تھی۔اس کے باوجود کاروباری لحاظ سے ہمارے تعلقات ٹھیک رہے۔کچھ عرصہ کے بعد میں نے اس کے گھر کی بابت بات کی تو وہ ٹال مٹول کرنے لگا۔بالآخر ایک طرف اس کے اور میرے مابین تعلقات کشیدہ ہوگئے تو دوسری طرف اسکی دونوں بیویوں کے ساتھ بھی آئے دن جھوٹ بولنے کی وجہ سے جھگڑے طول پکڑ گئے۔قصہ مختصر یہ کہ مجھے کئی سالوں کے بعد احساس ہوا کہ جسے میں صادق اور امین سمجھا تھا وہ نہایت جھوٹا اور خائن شخص تھا اور میرے سمیت دیگر کئی لوگوں کے ساتھ اس نے کذب وتزویر اور دجل سے کام لیا تھا۔یہ جانتے ہی میں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس کے ذمہ اپنے حساب کو بھی حوالہ بخدا کر دیا۔

احمدیت سے تعارف اور بیعت

مَیں اپنے کام کے ساتھ نمازوں وغیرہ کی پابندی بھی کرتا رہا اور کسی ایسے شخص کی تلاش بھی کرتا رہا جسے دینی لحاظ سے اپنے لئے نمونہ بنایا جاسکے تا آنکہ 2008ء میں اتفاقاً مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا۔اس وقت اس پر وفات مسیح علیہ السلام کے بارہ میں پروگرام چل رہا تھا۔میرے لئے یہ نہایت اطمینان بخش دلائل ثابت ہوئے اور میں نے بصد شوق ایم ٹی اے کے دیگر پروگرام بھی دیکھنا شروع کر دیئے۔تقریباً چھ ماہ کے بعد میں دل سے احمدیت کی سچائی کا قائل ہو کر بیعت کے لئے تیار ہو چکا تھا۔لہٰذا میں نے ایم ٹی اے کے نمبر پر فون کیا۔جس کے نتیجہ میں میرا اپنے ملک کے احمدیوں کے ساتھ رابطہ ہوگیا اور میں نے 2012ء میں اپنی بیعت ارسال کر دی۔

بیعت کے بعد تبدیلی

بیعت کے بعد میری زندگی میں ہر طرح سے ہی ایک خاص تغیر آیا۔میرا اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک اتنا بہتر ہوا کہ اس نے متأثر ہو کر بیعت کر لی۔

مجھے بہت زیادہ استغفار کی توفیق ملی اور عبادت کا صحیح مفہوم جاننے کا موقع ملا۔خلیفۂ وقت کے خطبات سن کر جہاں اجتماعی روحانی ترقی کا احساس ہوتا ہے وہاں اس بارہ میں اپنی عملی ذمہ داری کا بھی احساس دامنگیر رہتا ہے۔

بیعت کے بعد مَیں نے خواب میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کو تیونس میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے دیکھا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رؤیا کو پورا فرمائے۔آمین۔

............**(باقی آئندہ)**

مختصر عالمی جماعتی خبریں

مرتبہ: فرخ راحیل۔ مربیٔ سلسلہ

اس کالم میں الفضل انٹرنیشنل کو موصول ہونے والی جماعت احمدیہ عالمگیر کی تبلیغی وتربیتی مساعی پر مشتمل رپورٹس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

﴿کینیا﴾

کینیا کے ویسٹرن ریجن کی جماعت NYENYESI میں مسجد کا بابرکت افتتاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا کو 14/ فروری 2016ء کو ویسٹرن ریجن کی جماعت NYENYESI میں مسجد کی تعمیرِ نَو کی توفیق ملی۔ Nyenyesi جماعت ستّر کی دہائی میں مبلغ مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب (مرحوم) کی کوششوں سے قائم ہوئی تھی۔ اور مکرم شعبان صاحب یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے جن کے گھر پر کئی سال تک نمازیں ادا کی جاتی رہیں۔ سال 1999ء میں جماعت نے یہاں ساٹھ ہزار کینین شلنگ میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک ایکڑ کا پلاٹ خریدا اور عارضی طور پر یہاں ایک مسجد تعمیر کی۔ 2015ء میں پختہ مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ مارچ 2015ء میں تعمیر کا کام شروع کیا گیا۔ مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں متعدد وقارِ عمل کرائے گئے جن میں پلاٹ کو صاف اور ہموار کیا گیا، پلاٹ اور مین سڑک کے درمیان واقع برساتی نالے پر ایک پل تعمیر کیا گیا تا کہ تعمیراتی سامان لانے اور لے جانے میں دقت نہ ہو، پلاٹ کے گرد باڑ اور گیٹ لگایا گیا اور تعمیراتی سامان رکھنے کے لئے ایک عارضی سٹور آئرن شیڈ بنایا۔

مسجد کی تعمیر کے لئے پانی کی فراہمی ایک بڑا چیلنج تھا کیونکہ پانی حاصل کرنے کی نزدیک ترین جگہ تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر تھی۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے یہ فیصلہ ہوا کہ اسی پلاٹ میں کنویں کی کھدائی کی جائے۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کے بعد کنویں کی کھدائی کے لیے مناسب جگہ کا انتخاب کر کے کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور کی دعاؤں کے طفیل تیس فٹ پر پانی کے آثار ملنے شروع ہو گئے اور پینتالیس فٹ تک بلا کسی رکاوٹ کے کھدائی کی گئی اور وافر مقدار میں پانی مل گیا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اب پانی کی اس نعمت سے پوری مقامی آبادی بلاتفریق مذہب و ملّت مستفید ہو رہی ہے۔

مکرم ناصر محمود طاہر مبلغ سلسلہ ویسٹرن ریجن کی رپورٹ کے مطابق اپریل 2015ء میں باقاعدہ طور پر مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور اگست 2015ء میں مکمل ہوا۔ مسجد میں 150 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ ریجن کی پہلی مسجد ہے جو پختہ سڑک پر واقع ہے اس وجہ سے ہر گزرنے والے کی نگاہ کا مرکز ہے اور خاموش تبلیغ کا کام بھی کر رہی ہے۔

14 فروری 2016ء کو مسجد کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ اس تقریب کے لئے امیر جماعت کینیا مکرم طارق محمود ظفر

صاحب جماعتی وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔ امیر صاحب نے ایریا ڈسٹرکٹ آفیسر کے ساتھ مل کر فیتا کاٹا۔ بعد ازاں افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس تقریب میں ایک کثیر تعداد معزز مہمانوں کی شامل ہوئی جن کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا گیا۔ ان میں اینگلیکن چرچ کے نمائندہ، ایریا چیفس اور ڈسٹرکٹ آفیسرز شامل تھے۔ سب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعتی کاموں کو سراہا اور جماعت کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد مکرم محمد افضل ظفر صاحب مبلغ سلسلہ ایلڈوریٹ ریجن اور مکرم بشارت احمد طاہر صاحب مبلغ نکورو ریجن نے اظہارِ خیال کیا۔

آخر پر مکرم طارق محمود ظفر صاحب امیر جماعت کینیا نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے مسجد کی تعمیر پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے احباب جماعت کو مبارکباد دی اور مسجد کی آبادکاری اور اس سے کما حقہ مستفیض ہونے پر زور دیا۔ تقریب کا اختتام دعا سے ہوا جس کے بعد مہمانوں کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی کل حاضری 350 رہی جن میں تقریباً 70 مہمان مرد و خواتین نے شرکت کی۔

طعام کے بعد نئی تعمیر شدہ مسجد میں نماز ظہر اور عصر ادا کی گئیں۔ بعد ازاں پلاٹ میں مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے ایک مختصر سی تقریبِ سنگ بنیاد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب کینیا، مبلغین، معلمین اور صدران جماعت نے اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

﴿جاپان﴾

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جاپان کے بعد میڈیا کوریج اور زیارتِ مسجد کے پروگرامز

20 نومبر 2015ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاحد جاپان کا افتتاح فرمایا۔ اس موقع پر اخبارات اور ٹی وی کے نمائندگان کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ ان خبروں کے ذریعہ جاپان بھر میں مسجد کے افتتاح کا خوب چرچا ہوا اور کئی اخبارات نے مسجد کے تعارف کے حوالہ سے تعارفی فیچرز شائع کئے۔ دورہ جاپان کے بعد جاپان کے سب سے قدیم اور بڑے مذہبی اخبار Chugai Nippoh نے 4 دسمبر 2015ء کو مسجد کے تعارف اور افتتاح کے حوالہ سے ٹائٹل سٹوری شائع کرتے ہوئے صفحہ اوّل پر تین تصاویر کے ساتھ مسجد کا تفصیلی تعارف اور مقاصد شائع کئے۔ اس خبر کی شہ سرخی یہ تھی:۔

”اسلام امن وآشتی کا مذہب ہے“

خبر کی تفصیل میں مسجد کے تعارف، جماعت احمدیہ جاپان کی خدمت خلق اور حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورۂ جاپان کے دوران افتتاحی خطاب کا خصوصی ذکر کیا گیا۔ حضور انور کے افتتاحی خطاب کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا کہ (ترجمہ) ”اسلام امن ومحبت کا مذہب ہے۔ دہشتگرد اس تعلیم سے انحراف کرتے ہوئے اسلام کے نام پر دہشت پھیلا رہے ہیں اور ہم ہر قسم کی دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں“۔

اسی طرح دیگر اخبارات اور ٹی وی چینلز نے مسجد کے بارہ میں تعارفی خبریں شائع کیں جس سے علاقہ بھر میں مسجد اور اسلام احمدیت کا تعارف کروانے میں مدد ملی۔

مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے بعد انفرادی طور پر اور گروپس کی صورت میں بھی مسجد کی زیارت کرنے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ روزانہ جاپانی احباب مسجد تشریف لا کر اسلام احمدیت کے بارہ میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ سلسلہ کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق اسلام کے بارہ میں جاپانیوں کی معلومات بڑھانے اور جاپانی قوم کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے انفرادی پروگراموں کے علاوہ ماہانہ بنیاد پر ”زیارت مسجد اور حقیقی اسلام کے تعارف“ کے عنوان سے تبلیغی پروگراموں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔

زیارت مسجد کا پہلا پروگرام

9 اور 10 جنوری 2016ء کو منعقد ہونے والے پہلے دوروزہ پروگرام کے ذریعہ انفرادی اور گروپس کی صورت میں 33 احباب کے ساتھ تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں۔ مسجد تشریف لانے والے مہمانوں کو سب سے پہلے خانہ کعبہ کا تعارف اور مسجد کی اہمیت کے بارہ میں بتایا جاتا ہے۔ نماز کا طریق اور قرآن کریم کے جاپانی ترجمہ کا تعارف کروایا جاتا ہے۔ اسلام احمدیت کے تعارف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔

پہلے زیارت مسجد پروگرام کے موقع پر لوکل سیاستدانوں، طلباء اور پروفیسرز سمیت عام جاپانی احباب بھی مسجد دیکھنے تشریف لاتے رہے۔

زیارت مسجد کا دوسرا پروگرام

”زیارت مسجد اور حقیقی اسلام کا تعارف“ کے عنوان سے دوسرا پروگرام 13 فروری 2016ء بروز ہفتہ منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام کا موضوع ”اسلام اور عیسائیت“ تھا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم انیس احمد ندیم صاحب مبلغ سلسلہ جاپان نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اسلام کا تعارف کرواتے ہوئے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات پیش کئے۔

مکرم محمد عصمت اللہ صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جاپان نے ”دہشت گردی بمقابلہ حقیقی اسلام“ کے موضوع پر دنیا میں قیامِ امن کے بارہ میں قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پیش کی۔

مکرم حزقیل احمد صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور مذہبی رواداری کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے نجران کے عیسائیوں کی مدینہ آمد کا ذکر کرتے ہوئے دیگر مذاہب کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اسوہ پیش کیا۔

پہلے جاپانی احمدی مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب نے اپنے قبول اسلام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ بابت وفات مسیح کی تفصیل پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ سری نگر محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مدفن وہ خود دیکھ کر آئے ہیں۔

نماز ظہر وطعام کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔

مہمانوں کے تأثرات

❁......ایک عیسائی پادری Tetsuji Ishii صاحب نے زیارت مسجد اور تبلیغی سیمینار کے بارہ میں اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کیا کہ ”مسجد بیت الاحد جاپان ایک خوبصورت عمارت ہے۔ یہاں آکر واقعی سکون قلب محسوس ہوتا ہے۔ آج مسجد میں آنا ایک بہت دلچسپ تجربہ رہا۔ مسلمانوں کی مسجد میں عیسائیت کی باتیں ہوتی رہیں۔

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اوامر و نواہی موجود ہیں۔

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دہراتے رہنا چاہئے۔ اس وقت مَیں نے بعض احکامات لئے ہیں۔ سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔

مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔ پس اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں میں سب سے آگے رہنے والوں میں سے ہونے کی اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے چنا بھی اس لئے ہوا ہے، منتخب کیا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں وہ ایک نمونہ ہونا چاہئیں۔ ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا اور دن ہی نہ گنتے رہیں کہ باقی تیرہ دن رہ گئے یا بارہ دن رہ گئے تو ہم اپنی پرانی روش پہ یا روٹین پہ آ جائیں گے بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدہ نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے۔

ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر سب سے زیادہ مقدم رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اس رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے اور اس کے لئے جو مسجدوں کی آبادی کا حکم ہے اسے ہم اپنے سامنے رکھیں۔

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی۔

اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مومن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔ اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔ عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں۔

معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ (آل عمران: 135) غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بدظنی اور تجسّس سے بچنے اور غیبت نہ کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا قرب ہمیں ملے، اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہؤا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اور رمضان کے بعد بھی ہم میں یہ نیکیاں قائم رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بنیں اور ہم اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوں۔

مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی کی شہادت۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 24 رجون 2016ء بمطابق 24 احسان 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں۔ گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم، تمام اوامر و نواہی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ کہ میرے بندے میرے حکم کو قبول کریں۔ وہ حکم جو قرآن کریم میں موجود ہیں انہیں قبول کریں۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دعائیں بھی قبول کرے گا اور رُشد بھی حاصل ہو

گا۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخر میں کیا نتیجہ نکلے گا۔ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔تاکہ وہ بندے ہدایت پائیں اور اس ہدایت کی وجہ سے میرے قرب کے نظارے دیکھیں۔ وہ سیدھے راستے پر چلنے والے ہوں۔ ان کی رہنمائی ہو۔ نیکیوں پر چلنے والے ہوں۔ برائیوں سے بچنے والے ہوں۔ اپنے مقصد پیدائش کو بھی پورا کرنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ کیا ان چیزوں کی ضرورت صرف رمضان میں ہے جس کے ساتھ خاص ذکر کیا گیا ہے؟ اگر ہم رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کریں گے تو کیا پھر مستقل ہدایت یافتہ ہو جائیں گے کہ صرف رمضان میں عمل کر لیا؟ رمضان تو ان باتوں کے لئے خاص طور پر یاددہانی کے لئے آتا ہے اور آیا ہے کہ اس تربیتی اور مجاہدہ کے مہینہ میں ہم تربیت لے کر، مجاہدہ کر کے یا مجاہدہ کرنے کی کوشش کر کے ایک دوسرے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے راستے تلاش کریں۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے اس کے ہم قریب ہوں اور اپنی دعاؤں کی قبولیت کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں تاکہ پھر ہم مستقل اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔ ہم میں سے بعض بہتر عمل کرنے والے ہیں، بہتر عبادتیں کرنے والے ہیں، بہتر اخلاق والے ہیں۔ اس لئے جب جمع ہوتے ہیں، اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو اجتماعی طور پر ان دنوں میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے تو اس سے اپنی حالت کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے، دہراتے رہنا چاہئے۔ اِس وقت مَیں نے بعض احکامات لئے ہیں۔

سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ ’’مَیں نے جنّ و اِنس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں‘‘۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 185 حاشیہ)

اس مضمون کو میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ بار بار اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن ہم میں سے بہت سے چند دن اسے یاد رکھتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں حتی کہ میرے علم میں بھی ہے، اور مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض واقفین زندگی بلکہ وہ جنہوں نے دینی علم بھی حاصل کیا ہوا ہے اور علمی لحاظ سے اس کی اہمیت کو سمجھتے بھی ہیں وہ بھی اس طرح توجہ نہیں دیتے جس طرح توجہ دینی چاہئے۔ پھر جماعتی عہدیدار ہیں۔ میٹنگز میں تو اپنی علمی لیاقت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کا معاملہ پیش ہو جائے تو اسے قرآن اور حدیث کے حوالے سے سمجھاتے ہیں لیکن بعض ایسے ہیں کہ خود اس بنیادی حکم پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ مَیں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 184-183۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپ علیہ السلام نے آگے اس بات کی مزید وضاحت فرمائی کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دنیاوی کام نہ کرو۔ بیشک وہ بھی کرو لیکن جو عبادت کی ذمہ داری ہے بلکہ جو مقصد پیدائش ہے وہ تمہاری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔

آجکل رمضان میں اس پر عموماً عمل ہو ہی رہا ہے۔ رات عشاء کی نماز بھی مغربی ممالک میں بہت دیر سے ہوتی ہے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہوتے گیارہ، سوا گیارہ بج ہی جاتے ہیں۔ پھر بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔ مساجد میں تراویح کا بھی انتظام ہے۔ گھر جا کر سوتے سوتے بارہ، ساڑھے بارہ بج جاتے ہیں۔ پھر دو اڑھائی بجے سحری کھانے کے لئے جاگتے بھی ہوں گے۔ کچھ نفل بھی پڑھتے ہیں۔ مسجد میں نماز پر بھی آتے ہیں۔ تو یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اگر ارادہ ہو، صرف علمی اہمیت کا ہی پتا نہ ہو بلکہ عملی کوشش بھی ہو تو نماز جو عبادت کا بہترین مقام ہے اس میں سستی نہ دکھائیں بلکہ کوشش کر کے آیا کریں۔ مساجد میں نماز باجماعت ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے حکم ہے۔ پس اس رمضان میں واقفین زندگی جن کا عہد ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں میں، سب سے آگے رہنے والوں میں سے ہونے کی اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ کوشش کریں گے اور عہدیدار جن پر افراد کی نظر ہے اور ان کو انہوں نے چنا بھی اس لئے ہوا ہے، منتخب کیا ہے کہ ہم میں سے بہتر ہیں وہ ایک نمونہ ہونے چاہئیں۔ ان کو اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا اور دن ہی نہ گنتے رہیں کہ باقی تیرہ دن رہ گئے یا بارہ دن رہ گئے تو پھر ہم اپنی پرانی روش پہ یا روٹین پہ آ جائیں گے بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدہ نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پیش کیا جس میں آپ نے بڑے درد سے یہ توجہ دلائی اور یہ فرمایا کہ مَیں بار بار توجہ دلاتا ہوں۔ اس ضمن میں آپ کے چند اور اقتباسات پیش کرتا ہوں جس سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مومن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنالے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اس لیے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائے۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں، نہ اس لیے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں‘‘۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 249-248۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نفس کے حقوق ادا کرنے کا حدیث میں بھی ذکر آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیه لیفطر ......الخ حدیث 1968)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیشک یہ حق ہے لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔ میانہ روی ہونی چاہئے۔ جائز حق جو ہیں نفس کے وہ ادا کرو کیونکہ یہ حقوق اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھے ہیں۔ اس لئے ان کو ادا کرنا تو بہرحال ضروری ہے۔ ان کو اپنے فائدے اور استعمال میں لاؤ ورنہ بعض چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو استعمال نہ کیا جائے، نفس کا پورا حق نہ ادا کیا جائے تو بعض حسّیں ختم ہو جاتی ہیں اور جو انسانی پیدائش کا مقصد نہیں ہے بلکہ عبادت کے مقصد کے ساتھ ہی ان چیزوں کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی خصوصیات اور طاقتوں کو استعمال کرنا ضروری ہے اور نہ استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ ایک صحابیہ تھیں۔ ان کا برا حال تھا۔ نہ تیار ہوتی تھیں نہ کنگھی کرتی تھیں۔ کسی نے ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس طرح رہتی ہیں۔ آپ نے بلا بھیجا۔ انہوں نے کہا میں کس کیلئے تیار ہوں؟ میرا خاوند تو دن کو بھی عبادت کرتا ہے۔ رات کو بھی عبادت کرتا ہے۔ تو آپ نے خاوند کو بلا کر کہا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پہ حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پہ حق ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 531 حدیث 26839 مسند حضرت عائشہؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس حقوق ہر طرح کے ادا ہونے چاہئیں لیکن جو پیدائش کا مقصد ہے اس کو بہرحال سامنے رکھنا چاہئے۔ نفس کے حقوق بھی ادا ہوں گے تو صحت رہے گی اور جب صحت رہے گی تو عبادت بھی صحیح طریقے سے ہو سکے گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے‘‘۔ ہر چیز کا جائز استعمال ٹھیک ہے لیکن اگر ضرورت سے زیادہ استعمال ہے تو وہ حلال بھی حرام بن جاتا ہے۔ فرمایا ’’جو انسان رات دن نفسانی لذّات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 68۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرماتے ہیں کہ:

’’اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ مَیں نے جنّ و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض و غایت کو مدّنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں کہ وہ دنیا میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتا لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔‘‘ (الحکم مورخہ 24 ستمبر 1904ء صفحہ 1 جلد 8 نمبر 32 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 4 صفحہ 239)

دنیا کے جھنجھٹوں سے، دنیا کے کاموں سے اس وقت نکلتے ہیں جب موت کا وقت آتا ہے بلکہ اکثریت دنیا داروں کی تو ایسی ہے کہ موت کے وقت بھی انہیں دنیاوی دولت اور اسے سنبھالنے کی فکر ہوتی ہے۔ ایک مومن کی تو یہ حالت نہیں ہوتی کہ موت کے وقت صرف اس طرف توجہ ہو کہ دنیا کس طرح سنبھالنی ہے۔ لیکن صحت میں بہت سے ایسے ہیں جو ایمان لانے کے باوجود اس مقصد کو بھول کر جو زندگی کا

مقصد ہے دنیاوی مقاصد کی تلاش میں زیادہ فکرمند ہوتے ہیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو یہ فکر سب سے زیادہ مقدم رکھنی چاہئے کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اس رمضان میں بھی اور رمضان کے بعد بھی ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے اور اس کے لئے جو مسجدوں کی آبادی کا حکم ہے اسے ہم اپنے سامنے رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے۔ خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ قابل قدر شئے ہو جائے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 289۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب اللہ تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا درد ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ انسان قابل قدر چیز بن جاتا ہے۔

پس جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شئے ہو جائے وہی ہے جو حقیقی رشد پانے والا ہے، حقیقی ہدایت پانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز اور عبادت کے مضمون کو اور بھی بہت جگہ بیان فرمایا ہے۔ سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ۔ (النور:38) کہ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ اس آیت میں ان لوگوں کی مثال ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر شئے ہو جائے گا اور یہ اعزاز سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ملا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بنے اور اپنے صحابہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ وہ تمہارے لئے راستہ دکھانے والے ہیں ان کے پیچھے چلو۔ (مشکوۃ المصابیح جلد دوم صفحہ 414 کتاب المناقب باب مناقب الصحابۃ الفصل الثالث حدیث 6018 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین (کے، کاروبار کر رہا ہے، پیسہ آ رہا ہے، سامان دے رہا ہے، بظاہر کاروبار میں مصروف ہے باوجود اس قدر لین دین اور) روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ (کاروبار بھی ساتھ ساتھ کر رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ) ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے"۔ فرماتے ہیں کہ "وہ ٹٹو کس کام کا جو بر وقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔" (ٹٹو بھی گھوڑے کی ایک قسم ہوتی ہے جو خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں بوجھ لادنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔) پھر آپ فرماتے ہیں کہ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ (یہ پہلو بھی سامنے ہونا چاہئے۔ عبادت مقصد ہے لیکن دنیاوی کام بھی ساتھ ساتھ ہوں۔ وہ لوگ جو گوشہ نشین ہو جاتے ہیں فقیر بن جاتے ہیں فرمایا کہ وہ کمزوری دکھلاتے ہیں۔) "اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے"۔ (یہ شرط ہے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے۔) آپ فرماتے ہیں "اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔" (ایک طرف کاروبار بھی ہے، ملازمتیں بھی ہیں لیکن گھر کی ذمہ داریاں ہیں، بچوں کی ذمہ داریاں ہیں، بیوی کے حقوق ہیں وہ بھی سب ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہیں۔ فرمایا کہ ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 207-206۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ (البقرۃ:239) کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے لئے کوئی بھی نماز کسی بھی طرح بوجھ ہے۔ اگر فجر کی نماز میں بوجہ رات دیر تک جاگنے اور سستی کی وجہ سے شامل ہونا مشکل ہے، وقت پہ پڑھنا مشکل ہے تو یہ ایسے شخص کے لئے صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ اگر کاروباری آدمی کے لئے ظہر عصر کی نماز پڑھنا مشکل ہے تو یہ اس کے لئے صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔

حَافِظُوْا کا مطلب یہ ہے کہ ایسی حفاظت جو کسی چیز کو ضائع ہونے سے بچائے۔ پس ایک مومن کی فرمانبرداری اسی وقت ہوتی ہے جب وہ ان نمازوں کو وقت پر ادا کرنے والا ہو اور ان کا حق ادا کرتے ہوئے نماز ادا کرنے والا ہو۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی آئے اور ٹکریں مار کے چلے گئے۔

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی۔ اللہ تعالیٰ کے عہد، اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں عہد ہیں۔ مسلمان ہونے اور پھر ہم احمدیوں کو خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا جو عہد ہے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے، اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو عہد ہم نے کیا ہے ان تمام باتوں کی پابندی کا عہد ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ شرائط بیعت میں ساری چیزیں شامل ہیں۔ اور بندوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔ اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ۔ (النحل:92) اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو۔ اللہ یقیناً جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

پس بڑا واضح حکم ہے کہ تمہارے دو عہد ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد جو یقیناً اسلام کی تعلیم پر چلنے کا عہد ہے اور عہد بیعت ہے۔ یہ عہد ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو کر مسلمان کہلا کر اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کروں گا اور دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تم آپس کے جو عہد اور معاہدات کرتے ہو ان کو بھی پورا کرو۔ گو یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو تم نے ضامن بنا لیا تو تمہارا اس عہد کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ جہاں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کو ضامن نہ بنایا جائے وہاں عہد توڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔ اپنی قسموں کو توڑ دو تو کوئی حرج نہیں۔ معاہدات پر عمل نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔ نہیں۔ بلکہ ہر عہد جو تم کرتے ہو، ہر معاہدہ جو تم کرتے ہو وہ پہلی بات تو یہ ہے کہ انصاف اور سچائی کی بنیاد پر ہونا چاہئے اور جب انصاف اور سچائی کو بنیاد بنا کر کرتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اسی طرح ہونا چاہئے کیونکہ ایک مومن کا انصاف اور سچائی پر قائم ہونا ضروری ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں چاہے ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یا اسے ضامن بنا کر کوئی معاہدہ کریں یا نہ کریں لیکن کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کہ تم انصاف اور سچائی پر قائم رہو اس لئے جو معاہدہ بھی انصاف اور سچائی کی بنیاد پر ہو گا وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت کے نیچے آ جائے گا۔ پس اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مومن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔ اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہو سکتا ہے۔ عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں۔ آجکل میں نے دیکھا ہے کہ دنیاوی لالچوں کی وجہ سے ہمارے اندر بھی معاہدوں کو توڑنے اور دھوکہ دینے اور زبان کے اقرار کو پورا نہ کرنے کے معاملات بڑھ رہے ہیں اور ان چیزوں سے نہ صرف یہ کہ جماعت کی بدنامی ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ ایسے لوگوں کا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔

معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ (الحج:31) بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو (قتل نہ کرو۔ کسی کا خون نہ بہاؤ) کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے۔ (اگر بچہ بھی کوئی سچی بات کہتا ہے تو قبول کر لو پھر ضد نہ کرو) اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ (اگر تمہارا مخالف ہے اور کوئی سچی بات کہتا ہے۔ لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں اور دیکھ لو کہ دوسری طرف سچائی ہے تو پھر بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ پھر منطق جھاڑنے کی ضرورت نہیں۔ پھر سچائی کو قبول کرو۔) فرمایا کہ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بت ہے۔ (جو سچائی اختیار کرنے سے تمہیں ہٹاتی ہے وہ بت ہے۔) سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550)

ہم غیروں کو تو یہ بات بتاتے ہیں اور قرآن کریم کی یہ تعلیم دکھاتے ہیں کہ یہ انصاف کی تعلیم ہے لیکن ہم میں سے بہت سارے ایسے ہیں کہ جب ہمارے اپنے معاملات آتے ہیں تو اس چیز کو بھول جاتے ہیں۔

پھر ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''بت پرستی کے ساتھ اس جھوٹ کو ملایا ہے۔ (جھوٹ کو بت پرستی کے ساتھ ملایا ہے) جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لیے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بت پرستی کے ساتھ ملایا اور اسی سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے۔'' (یعنی بت بنا کر اس کے پاس عبادت کرنے کے لئے جاتا ہے، سمجھتا ہے کہ مَیں اس کی عبادت کروں گا یا اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگوں گا تو مجھے نجات مل جائے گی یا میرے مقاصد حل ہو جائیں گے۔) فرمایا کہ ''جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔'' (میں جھوٹ بولوں گا تو میرا معاملہ طے ہو جائے گا) فرمایا ''کیسی خرابی آ کر پڑی ہے۔ اگر کہا جاوے کہ کیوں بت پرست ہوتے ہو۔ اس نجاست کو چھوڑ دو۔ تو کہتے ہیں کیونکر چھوڑ دیں اس کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنا مدار سمجھتے ہیں۔ مگر مَیں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔ یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوتے ہیں۔ مگر مَیں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ (یہ کس طرح ہو سکتا ہے) اگر ایسا ہو پھر دنیا میں کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے'' (اگر سچوں کو سزا ملنی شروع ہو جائے تو پھر تو دنیا میں کوئی سچ بولے ہی نہ) فرمایا اور ''خدا تعالیٰ پر سے ہی اعتقاد اٹھ جاوے۔ راستباز تو زندہ ہی مر جاویں۔ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں (سچ بولا اور پھر بھی اگر سزا مل گئی تو) وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا اُن کی بعض اَور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پا لیتے ہیں۔'' (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 478 تا 480)

پس اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ عاجزی سے جھکتے ہوئے ہمیں اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہم اپنے کسی مخفی گناہ کی وجہ سے نہ آ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہ حکم ہے اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔(آل عمران:135) غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔ عفو کا مطلب ہے کہ اپنے خلاف کئے گئے جرم کو مکمل طور پر بھلا کر کسی کو معاف کر دینا۔ یہ عفو ہے۔ پس متقی وہ ہے جو نہ صرف غصہ کو دبانے والا ہو بلکہ معاف کرنے والا بھی ہو اور پھر معاف اس طرح کرے کہ جس نے بھی میرے خلاف جرم کیا ہے اس کو میں بھول جاؤں۔ اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ غصہ کو دبانے کے کیا فائدے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 180۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ''یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلد طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام ہو کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔'' (جب گندہ دہنی نکلتی ہے۔ گندے الفاظ نکل رہے ہوں۔ گالیاں نکل رہی ہوں اور کوئی اس پہ روک ٹوک نہیں ہوتی۔ تو پھر جو اچھی باتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کو پسند باتیں ہیں، جو نیکی کی باتیں ہیں ان سے پھر منہ اور زبان محروم ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگ پھر ہمیشہ گندہی بکتے ہیں۔) فرمایا کہ ''غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔'' (غصہ میں آ گئے تو موٹی عقل ہو گئی اور پھر سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بھی ختم ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ ''اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔'' (الحکم مورخہ 10 مارچ 1903ء صفحہ 8 جلد 7 نمبر 9 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 153)

پھر ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ ''مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ (غصہ میں اور جنون میں، پاگل پن میں بہت تھوڑا فرق ہے۔) جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغضوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 208۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر کوئی تمہارا مخالف بھی ہے تب بھی غصہ میں آ کے، غضبناک ہو کر اس سے گفتگو نہ کرو بلکہ پھر بھی حکمت سے بات کرنی چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ کے احکام جہاں ہمارے اخلاق کو بلند کر کے ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں وہاں ہماری عقلوں کو بھی جلا بخشنے والے ہیں اور اس کے ساتھ بہت سی دشمنیوں اور نقصانوں سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ اکثر غصہ میں آنے والوں اور لڑنے والوں کو نقصان اٹھاتے ہی دیکھا گیا ہے کبھی فائدہ تو نہیں ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ (یعنی جنونی بنا دیتی ہیں۔ کون سی دو قوتیں؟) ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہنچ جاویں۔ (جب انتہا تک پہنچ جاویں تو یہ چیزیں پھر انسان کو پاگل بنا دیتی ہیں۔) پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ آپ نے فرمایا لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 104۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بدظنی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۔ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ ۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحجرات:13) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت میں پہلی چیز جس سے بچنے کا ذکر ہے وہ بدظنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 100۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا ''خوب یاد رکھو کہ ساری برائیاں اور خرابیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔'' فرمایا کہ ''انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو، (کوئی برا ظن، بدظنی پیدا بھی ہو) تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ (کسی دوسرے کے بارے میں بدظنی پیدا ہوئی ہے تو بجائے اس کو دل میں جگہ دینے کے، اس پر سوچنے کے یا پھر دوسرے کو اس کی وجہ سے نقصان پہنچانے کے بجائے کثرت سے استغفار کرنی چاہئے کہ کسی کے بارے میں بدظنی پیدا ہوئی ہے۔) فرمایا ''کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے۔'' (اس گناہ سے بچے اور اس گناہ کی وجہ سے جو برے نتائج پیدا ہونے ہیں ان سے بچ سکے) ''جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت خطرناک بیماری ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 372-371۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس آیت میں دوسری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے تجسّس کرنا ہے۔ کھود کھود کر کسی کے عیب نکالنا یا کسی بھی بارے میں تجسّس کرنا۔ جو چیز کوئی بتانا نہ چاہتا ہو اس کے بارے میں ضرور ایک کوشش کرنا کہ میرے علم میں آ جائے۔ یہ چیزیں غلط ہیں۔ اس سے بھی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔

پھر تیسرا حکم یہ ہے کہ غیبت نہ کرو۔ غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے بری لگے تو یہ غیبت ہے۔ کسی کی سچی بات کا اس کی غیر موجودگی میں بیان چاہے وہ سچی بات ہی ہو اور ایسی بات جو اس کو بری لگے اگر اس کو غیر موجودگی میں بیان کر رہے ہو تو یہ غیبت ہے۔ اور اگر اس میں وہ بات ہے ہی نہیں جو بیان کی جا رہی ہے تو یہ بہتان ہے۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الغیبۃ حدیث 6593)

پس متقی کا یہ کام نہیں ہے کہ ایسی باتیں کرے جس سے مسائل پیدا ہوتے ہوں، معاشرے میں فساد پیدا ہوتے ہوں۔ نہ غیبت کرنی ہے، نہ کسی پر بہتان لگانا ہے۔

پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں، اس کا قرب ہمیں ملے، اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اور رمضان کے بعد بھی ہم میں یہ نیکیاں قائم رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد ہم بنیں اور ہم اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہوں۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو ایک شہید کا جنازہ ہے۔ مکرم چوہدری خلیق احمد

صاحب ابن چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی۔ آپ کو 49 سال کی عمر میں مخالفین احمدیت نے 20/جون 2016ء کو رات تقریباً ساڑھے نو بجے ان کے کلینک میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کردیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق چوہدری خلیق احمد صاحب نے میڈیکل ڈپلومہ کیا ہوا تھا اور اپنے گھر کے قریب ہی ہومیو پیتھک اور ایلو پیتھک کلینک بنا رکھا تھا۔ وقوعہ کے روز حسب معمول روزہ افطار کرنے کے بعد اپنے کلینک واقع گلزار ہجری پر واپس آئے اور وہاں موجود مریضوں کو دیکھ رہے تھے کہ رات تقریباً ساڑھے نو بجے ہیلمٹ پہنے ہوئے دو نامعلوم افراد نے کلینک میں آ کر آپ پر فائرنگ کر دی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجہ میں دو گولیاں آپ کے سر میں لگیں اور دو گولیاں سینے میں لگیں۔ کلینک کے قریب واقع میڈیکل سٹور والے نے فوری طور پر موٹر سائیکل پر آ کر آپ کے گھر جا کر اطلاع دی۔ آپ کا بیٹا گاڑی لے کر آیا اور گاڑی میں ڈال کر فوری طور پر قریبی ہسپتال لے جایا گیا لیکن آپ ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کراچی کے اسی حلقہ گلزار ہجری میں گزشتہ ماہ مئی کی 25 تاریخ کو بھی نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے مکرم داؤد احمد صاحب ولد حاجی غلام محی الدین صاحب کو شہید کیا تھا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم اللہ بخش صاحب آف امرتسر کے ذریعہ ہوا۔ ان کا خاندان امرتسر سے گوکھووال، پھر رحیم یار خان میں آباد ہوا۔ پھر شہداد پور ضلع سانگھڑ میں منتقل ہو گئے۔ مرحوم شہداد پور ضلع سانگھڑ کے قریب گاؤں احمد پور میں 1967ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر 1988ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ یہاں میڈیکل کا ڈپلومہ کیا۔ ایک پرائیویٹ لیبارٹری میں ریڈیوگرافک ٹیکنیشن کے طور پر کام شروع کیا۔ ساتھ ہی شام کے وقت اپنے کلینک پر میڈیکل پریکٹس بھی شروع کی۔ بعد ازاں لیبارٹری کی ملازمت چھوڑ کر مکمل طور پر میڈیکل کلینک پر بیٹھنا شروع کر دیا۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ تبلیغ کا ان کو بڑا شوق تھا۔ کلینک پر بھی غیر از جماعت کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ شہید مرحوم نماز باجماعت کے پابند تھے۔ نوافل بھی ادا کرنے والے تھے۔ عبادات میں بڑے بڑھے ہوئے تھے۔ انتہائی ہمدرد انسان تھے۔ مستحقین کا بغیر معاوضہ کے بھی علاج کرنے والے تھے۔ بعض غیر از جماعت مریض کہتے تھے کہ آپ قادیانی ہیں آپ سے دوا لینے کو دل تو نہیں کرتا لیکن کیا کریں بچوں کو شفا بھی آپ کی دوائی سے آتی ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ جماعتی خدمات میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ شہید مرحوم کو اپنے حلقہ میں بطور محصّل اور بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی نیز گزشتہ 18 سال سے سیکرٹری وقف نو حلقہ کے عہدے پر بھی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی اہلیہ کہتی ہیں اور بچوں نے بھی لکھا ہے کہ بچوں کو بڑی چھوٹی عمر میں نماز کا پابند بنایا۔ خود بھی پانچوں نمازیں باقاعدگی سے الگ الگ مقررہ وقت پر ادا کرتے۔ قرآن کریم کی روزانہ باترجمہ تلاوت آپ کا معمول تھا۔ خلیفہ وقت کا خطبہ خود بھی باقاعدگی سے سنتے اور ہمیشہ بچوں کو بھی سنواتے بلکہ صبح شام ایم ٹی اے بھی ضرور لگاتے۔ اور اگر گھروں میں تربیت کرنی ہے تو ایم ٹی اے ہی بہترین ذریعہ ہے۔ محلے والوں کے کام آنے والے تھے۔

شہید مرحوم کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مَیں نے ایک ماہ قبل خواب میں دیکھا کہ دو گلاس شربت کے بھرے ہوئے ہیں۔ میں کہتی ہوں کس چیز کا شربت ہے۔ یہ تو کوئی خاص شربت لگتا ہے۔ تو مجھے خواب میں بتایا جاتا ہے کہ دنیا کی جو سب سے اچھی چیز ہے اس کا شربت ہے۔ شہید مرحوم کی شہادت کے بعد اس خواب کی سمجھ آئی کہ یہ جام شہادت ہے۔ اس سے قبل داؤد احمد صاحب شہید ہوئے تھے اور وہ بھی انہی کی گلی میں ساتھ ہی تھے۔ وہ چند دن پہلے شہید ہوئے۔ تو دو گلاس سے شاید یہ دو شہادتیں مراد تھیں۔

ان کے پسماندگان میں بھائی بہنوں کے علاوہ ان کی اہلیہ محترمہ بشریٰ خلیق صاحبہ ہیں۔ دو بیٹے ہیں عزیزم انیق احمد جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں طالب علم ہیں۔ اسی طرح ایک بیٹے رحیق احمد، یہ پی ٹی ایس کے تیسرے سال کے طالب علم ہیں۔ ایک بیٹی عزیزہ شائلہ احمد ہے یہ سولہ سال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو اور لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کے باپ کی نیکیاں ہمیشہ ان کے بچوں میں بھی جاری رہیں۔

بقیہ رپورٹ دورۂ سویڈن از صفحہ نمبر 20

نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اب مجھے ان کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی انقباض نہیں ہے۔ اس لئے اب آپ مخالفت نہ کریں اور رشتہ طے کر دیں۔ اس پر ان کے ماں باپ نے ان کی شادی کر دی۔

آج یہ دونوں میاں بیوی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ملاقات کے بعد ان کی خوشی کی انتہا نہ تھی۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔ اپنی اس سعادت پر بے حد مسرور تھے کہ زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا موقع عطا ہوا۔ ان سے بات کرنی مشکل ہو رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ایمان و اخلاص میں بڑھائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد محمود'' تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 19 بچیوں اور بچوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

عائشہ خلود احمد، عافیہ احمد، درّ عدن، شہلا احمد، عطیہ رشید، ہما اقبال، ثوبیہ احمد، بریرہ احمد، علیزہ احمد، سطوت احمد، علیشاہ خاں۔

امان احمد خان، حمزہ احمد خان، مطہر احمد خان، فاران رشید، ولید احمد، بلال احمد، فرید نیازی، فیضان طاہر۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

16 مئی 2016ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجے مسجد محمود تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق مالمو (Malmo) سے سٹاک ہوم (Stockholm) کے لئے روانگی تھی۔ بارہ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت مالمو، مرد و خواتین بچے بوڑھے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے اور بچیوں کے گروپس مسلسل الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔

مالمو سے روانگی اور سٹاک ہوم میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد سٹاک ہوم (Stockholm) کے لئے روانگی ہوئی۔

مالمو (Malmo) سے سٹاک ہوم کا فاصلہ 615 کلومیٹر ہے۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق راستہ میں Ljungby شہر میں رک کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور لنچ (Lunch) کا پروگرام تھا۔ 182 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد دو بجے کے قریب Ljungby پہنچے جہاں Best Western Hotel میں نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

نمازوں کے لئے ایک ہال حاصل کیا گیا تھا۔ دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے 3 بج کر 20 منٹ پر آگے سٹاک ہوم (Stockholm) کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے سٹاک ہوم کا فاصلہ 433 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں ایک مقام پر قریباً پندرہ منٹ کے لئے رکے اور پھر آگے سفر جاری رہا۔

سٹاک ہوم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام اور جملہ پروگراموں کا انتظام Sheraton ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Sheraton ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل کے بیرونی لاؤنج میں احباب جماعت سٹاک ہوم مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت سٹاک ہوم مکرم خالد محمود چیمہ صاحب اور مبلغ سلسلہ سٹاک ہوم مکرم کاشف محمود ورک صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ خواتین مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں اور مرد احباب اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے اندر تشریف لے گئے۔ ہوٹل کے مین دروازہ پر ہوٹل کے چیف سیکیورٹی آفیسر اور آن ڈیوٹی مینیجر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

سٹاک ہوم (Stockholm) ملک سویڈن کا دارالحکومت ہے۔ یہاں جماعت کا قیام 1970ء کی دہائی میں ہوا۔ سال 2008ء میں جماعت نے ایک عمارت بطور جماعتی سینٹر 3.5 ملین کرونز میں Bramten, Spanga کے علاقہ میں خریدی۔ اس عمارت میں مردوں اور عورتوں کے لئے دو ہال ہیں جہاں سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ لائبریری، مرکزی دفتر، گیسٹ روم، کچن اور دیگر بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

جماعت احمدیہ سٹاک ہوم (Stockholm) کی تجنید 150 کے لگ بھگ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت سٹاک ہوم ترقی کر رہی ہے اور اب ان کا بھی باقاعدہ اپنی مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

17 مئی 2016ء بروز منگل

نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک ہال Sheraton ہوٹل میں حاصل کیا گیا تھا۔ صبح تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ سٹاک ہوم میں طلوع آفتاب کا وقت چار بج کر 10 منٹ پر ہے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے فیملیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج جماعت سٹاک ہوم (Stockholm) کی 32 فیملیز کے 109 /افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک فیملی

نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا حضور انور نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

....

آج جماعت احمدیہ سویڈن نے Sheraton ہوٹل میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

استقبالیہ تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

پروگرام کے مطابق تقریب کے آغاز سے قبل بعض مہمان حضرات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام تھا۔ ان مہمانوں میں Hon. Hillevi Larsson ممبر پارلیمنٹ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی، Hon. Valter Mutt ممبر پارلیمنٹ گرین (Green) پارٹی، Hon. Annika Lillemets ممبر پارلیمنٹ لبرل (Liberal) پارٹی اور Hon. Mia Sydow ممبر پارلیمنٹ لیفٹ (Left) پارٹی شامل تھے اور یہ سبھی مہمان کانفرنس روم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر 45 منٹ پر تشریف لائے۔ ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں موجود مہمانوں سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ مہمانوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ سویڈن کے حوالہ سے پوچھا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مالمو تو پہلے ہی جاچکا ہوں مگر سٹاک ہوم پہلی مرتبہ آیا ہوں۔ اس پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

✵......ایک ممبر پارلیمنٹ جن کا تعلق گرین پارٹی سے ہے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کیا کہ ہم لندن میں پہلے بھی مل چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے استفسار فرمایا کہ گرین پارٹی کی پارلیمنٹ میں کتنی سیٹیں ہیں؟ اس پر موصوف نے جواب دیا کہ ان کی پچیس سیٹیں ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے ساتھ اتحاد ہے؟ اس دوست نے اثبات میں جواب دیا۔ اسی طرح سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ایک اور ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے بتایا کہ ہم گرین پارٹی کے علاوہ left پارٹی کے ساتھ بھی مل کر کام کر رہے ہیں۔

✵......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گرین پارٹی کے ممبرز سے مسکراتے ہوئے استفسار کیا کہ آپ لوگ ملک میں سبز انقلاب لے کر آنا چاہتے ہیں؟ یہاں تو پہلے ہی ہر چیز سبز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس استفسار پر تمام حاضرین بہت محظوظ ہوئے اور ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے جواب دیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت اچھے وقت میں سویڈن کا دورہ فرمایا ہے جبکہ بہار شروع ہوچکی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک تو پتّے نکل رہے ہیں۔ میرا نہیں خیال کہ ابھی بھرپور سبزہ ظاہر ہوا ہے۔

✵......بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار پر ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ ہماری پارلیمنٹ کی کل سیٹوں کی تعداد 349 ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ کسی بھی پارٹی کے پاس اکثریت نہیں ہے۔ اس پر سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون نے جواب دیا کہ یہ بات درست ہے۔ تاہم سب سے زیادہ سیٹیں سوشل ڈیموکریٹس کے پاس ہی ہیں جن کی تعداد 113 ہے۔

✵......**اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ آپ کا مالمو میں قیام کیسا رہا؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بہت اچھا رہا۔ وہاں ہماری مسجد کا افتتاح ہوا۔ مالمو میں ہماری جماعت کے ممبرز بھی ہیں۔ ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ باقی سویڈن کے دوسرے علاقوں سے بھی لوگ ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان کے ساتھ بھی وہاں ملاقاتیں ہوئیں۔ موسم بھی بہت خوشگوار تھا۔ مالمو میں اچھا وقت گزرا۔

✵......**اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ بہت زیادہ سفر کرتے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بہت زیادہ تو نہیں۔ آپ کہہ سکتی ہیں کہ سال میں دو سے تین ماہ سفر پر ہوتا ہوں۔ شاید یہ آپ کے لئے بہت زیادہ ہو مگر میرے لئے بہت زیادہ نہیں ہے۔

✵......**بعد ازاں ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ آپ نے سویڈن میں 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' کی جو تحریک چلائی ہے وہ کس حد تک کامیاب ہوئی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ تحریک سویڈن میں نہیں بلکہ ہر جگہ ہی چل رہی ہے۔ میرے خیال میں یہی ایک چیز ہے جس کے ذریعہ سے آپ معاشرہ میں امن، محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس کے نتائج بہت زیادہ خوش آئند تو نہیں ہیں لیکن بہر حال میں پُر امید ہوں۔ ہمیں تو اپنی پوری کوشش کرنی ہے۔ یہی ہمارا مقصد ہے اور اس کے لئے ہم کوشش کرتے رہیں گے اور کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ہم بھی امن کے قیام کی کوششیں جاری رکھیں گے اور ہمارے بعد آنے والی نسلیں بھی اس کو جاری رکھیں گی۔ ہمارا مشن یہی ہے کہ دنیا کو بچائیں اور اپنی نسلوں کو پیار، محبت اور ہم آہنگی جیسی اعلیٰ اقدار کا وارث بنا کر جائیں۔ ہمیں اگر اپنے لئے نہیں تو اپنی نسلوں کے لئے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

✵......**اس کے بعد سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ یہاں سویڈن میں جنگ تو نہیں ہے لیکن دوسرے کئی مسائل کا سامنا ہے۔ کئی متنازع چیزیں ہیں۔ یہاں تعصب پایا جاتا ہے۔ احمدیوں کے علاوہ یہاں انتہا پسند مسلمان بھی آباد ہیں جو داعش میں جا کر شامل ہو رہے ہیں اور اس طرح کے کئی مسائل ہیں۔ ان کا کیا حل ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے چاہئیں اور انہی چیزوں کو بنیاد بنا کر مسائل حل کرنے چاہئیں خواہ ان مسائل کا تعلق ریفیوجیز کے ساتھ ہو، یا مہاجرین کے ساتھ ہو یا پھر مقامی لوگوں کے ساتھ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
لیکن آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ سویڈن جنگ میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر خدانخواستہ تیسری عالمی جنگ ہوتی ہے تو آپ بھی اس کا حصہ ہوں گے۔ پس یہ بحران بہت بڑا بحران ہے۔ صرف اتنی سی بات کافی نہیں ہے کہ ہم تو دنیا کے ایک طرف ہیں، ایک چھوٹا سا جزیرہ ہیں۔ اس لئے ہمارا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جیسا کہ اب دنیا ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے ہر قوم اس کی زد میں آئے گی۔

✵......**ایک ممبر آف پارلیمنٹ خاتون نے سوال کیا کہ آپ کہتے ہیں کہ نفرت کو ختم کر دیا جائے۔ لیکن یہ نفرت کیسے ختم ہو جب دونوں اطراف اختلافات بہت زیادہ ہوں اور آپس کے فاصلے بہت زیادہ ہوں؟ مشرق اور مغرب کا فرق ہے، امیر اور غریب کا فرق ہے؟ ان کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر صحیح طور پر انصاف کا قیام ہو تو یہ فرق خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں لگ جائیں تو امن قائم ہوسکتا ہے۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ ہر سویڈش دوسرے سویڈش کا حق ادا کر رہا ہے۔ دنیا کی ترقی کے ساتھ ساتھ ہم لوگ لالچی ہوگئے ہیں اور اسی وجہ سے فاصلے بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ میرے نزدیک سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم اپنے خالقِ حقیقی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ پس یہ بہت زیادہ ضروری ہے کہ ہم اس دنیا کے خالق کو پہچانیں۔ یہ ایک بات ہے۔ اور دوسری یہ کہ ہم دوسروں کے حقوق ادا کریں اور ان کے ساتھ پیار، محبت کے ساتھ پیش آئیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں۔ لیکن یہ بہت مشکل کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: دیکھیں کہ یہ انسانی فطرت ہے کہ تمام لوگ ہر بات پر اتفاق نہیں کر سکتے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کے ساتھ آپ اتفاق نہیں کرتے۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جن کے ساتھ میں اتفاق نہیں کرتا۔ یہ تو انسانی فطرت ہے۔ مگر اس کے باوجود بھی ہمیں ان چیزوں کو دشمنی کا باعث نہیں بنانا چاہئے۔ ممکن ہے کہ سگے بہن بھائیوں کے نظریات مختلف ہوں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ گھر میں ہر وقت لڑتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات بچے بھی ایک دوسرے سے مختلف رائے رکھتے ہیں اور بسا اوقات اس وجہ سے لڑتے بھی ہیں مگر کچھ دیر بعد نارمل ہوجاتے ہیں۔ تو کم از کم ہم انسانی نفسیات کے اس پہلو سے ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ ایک دوسرے کے نظریات کو سمجھیں اور اس کے بعد نارمل ہوجائیں۔ اگر آپ مجھے گالی دیں تو مجھے اپنی آخری حد تک اس کو برداشت کرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے آپ کی برداشت میری برداشت سے بہت کم ہو۔ مگر ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنی آخری حد تک ایسی چیزوں کو برداشت کرے۔ قرآن کریم ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ لوگوں کا آپس میں اختلاف ہوجائے۔ اور اگر ایسی صورتحال سامنے آتی ہے تو آپ کے ساتھیوں کو چاہئے کہ وہ ایسے معاملات کو حل کروانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ سب اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کے اندر برداشت کا مادہ کتنا ہے؟ آپ کے اندر دوسروں کے حقوق ادا کرنے کا کتنا حوصلہ ہے؟ اگر لوگوں کے بیچ اختلافِ رائے ہے تو ان کے پاس عقل بھی تو ہے۔ اگر ایسی صورتحال سامنے آتی ہے تو اسے استعمال کرنا چاہئے۔

✵......**اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ اگر ہم دنیا کے مختلف گروپوں کے مابین ہونے والی لڑائیوں کا جائزہ لیں تو اگر ایک گروپ کے اوپر ظلم ہوتا ہے تو وہ لازمی انتقامی کارروائی کرتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کی صورتحال بالکل اس کے برعکس ہے۔ جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں مگر وہ کسی قسم کی کوئی انتقامی کارروائی نہیں کرتی جو کہ بہت مشکل کام ہے؟ جماعت ایسا رویہ اپنانے میں کس طرح کامیاب ہوئی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہم پر حملے ہوتے ہیں اور بعض جانیں بھی ضائع ہوجاتی ہیں مگر اس کے باوجود ہم جو کھوتے ہیں اس سے کہیں زیادہ حاصل کر رہے ہیں۔ اب آپ کے دل میں احمدیوں کے لئے ہمدردی بھی اسی وجہ سے ہے کہ ہم بدلہ نہیں لیتے۔ اگر ہم بھی بدلہ لینے والوں میں سے ہوتے تو آج آپ کے دل میں احمدیوں کے لئے ہمدردی نہ ہوتی۔ یہی ہماری تعلیم ہے۔ ہماری جماعت کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ اگر آپ لوگوں کے دل جیتنا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنی برداشت بڑھانے پڑے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ بات بھی نہیں ہے کہ ہم لوگ بالکل ہی ردِّ عمل ظاہر نہیں کرتے۔ ہم ردِّ عمل ظاہر کرتے ہیں مگر قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے۔

✵......**اس کے بعد ایک خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ اس قسم کی برداشت پیدا کرنے کے حوالہ سے آپ سیاستدانوں کو کیا نصیحت کرنا چاہیں گے کہ وہ بھی اپنے اندر برداشت کو بڑھائیں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
بانیٔ اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نہایت خوبصورت اصول بتایا ہے کہ جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کریں۔ اگر کسی چیز کو آپ اپنے لئے برا یا اچھا سمجھتے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی ایسا ہی

احساس ہونا چاہئے۔ اس سے آپ کے اندر برداشت پیدا ہوگی۔

۞……اس کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی تعلیمات کو سننے والوں اور ان پر عمل کرنے والوں میں اضافہ ہو رہا ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بالکل اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو ہماری تعلیمات کو سراہتی ہے اور اسی لئے آپ بھی یہاں موجود ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے چاہے وہ ہم میں شامل ہوں یا نہ ہوں مگر وہ ہماری تعلیمات کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات کچھ لوگوں کے لئے روکیں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے وہ علی الاعلان ہماری تعلیمات کو نہیں اپناتے مگر دل میں وہ ہماری تعلیمات کی قدر کرتے ہیں۔

ممبرانِ پارلیمنٹ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا سات بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے ہال میں تشریف لے آئے۔

……………………

استقبالیہ تقریب کا باقاعدہ آغاز

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل تمام مہمانانِ کرام اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم ظہیر احمد چوہدری صاحب نے تلاوت کی اور مکرم مطیع الرحمان صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

مہمانوں کے ایڈریسز

۞……اس کے بعد بعض مہمان حضرات نے اپنے ایڈریسز بھی پیش کئے جن میں سب سے پہلے سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے تعلق رکھنے والی ممبر آف پارلیمنٹ Hillevi Larsson نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا؛

مجھے مسجد مالمو دیکھنے کا موقع ملا ہے، بہت ہی خوبصورت عمارت ہے اور جب آپ مسجد میں داخل ہوں اور احمدیہ جماعت سے ملیں تو آپ کو محبت، برداشت، امن کا پیغام ملے گا۔ میں خود اس مسجد گئی ہوں اور خلیفۃ المسیح سے ملی ہوں۔ یہ نہ صرف ایک خوبصورت عمارت ہے بلکہ ایک خوبصورت پیغام لئے ہوئے ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہی پیغام ہے جو موجودہ حالات میں دنیا کی ضرورت ہے۔ دنیا میں جنگ و جدل، نفرتیں، فساد اور گروہوں کے مابین اختلافات عام ہیں۔ یہ پیغام بعینہٖ ان چیزوں کے برعکس ہے اور ہمیں یہ پیغام اختیار کرنا چاہئے اور اس تاریک زمانہ میں خلیفہ ہی ہیں جو امید کی کرن ہیں۔

موصوفہ نے کہا: ایک بات جو میں سمجھ نہیں سکی کہ خلیفہ تو دنیا میں جگہ جگہ جا کر اسلام کا امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں اور دوسرے مسلمان اتنا ہی آپ لوگوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ جتنا یہ پیغام پھیلائیں گے اتنا ہی لوگ آپ کے قریب آئیں گے لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود سانحہ لاہور 2010ء ہوگیا۔ 70 لوگ شہید ہو گئے۔ ایسے المیہ کے بعد بھی میرے لئے یہ بہت حیرت کا مقام ہے اور اس کا ذکر میں اپنے دیگر دوست پارلیمنٹیرینز سے بھی کرتی ہوں کہ آپ لوگ کسی قسم کا کوئی بھی بدلہ لینا نہیں چاہتے۔

موصوفہ نے کہا: یہ تو ایک فطرتی تقاضا ہے اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ جن پر ظلم کئے گئے وہ بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، جتنا ظلم کیا جاتا ہے اتنا ہی خطرہ بڑھتا جاتا ہے کہ ویسا ہی بدلہ لیا جائے گا۔ اگر مظلوم کمزور بھی ہو تب بھی بدلہ لینے کا جنون قائم رہتا ہے اور جب کبھی ایسی قوموں کو طاقت حاصل ہوتی ہے تو وہ ظالم بن جاتی ہیں، لیکن میں دیکھتی ہوں کہ جماعت احمدیہ اس سے بالکل مختلف ہے۔ جتنی بھی آپ نفرت کریں یہ اتنا ہی پیار کرتے ہیں۔ جتنا بھی آپ ان سے لڑیں، اتنا ہی امن پائیں گے۔ میں حیران ہوں اور اس بات سے بہت متاثر ہوں۔ میرے خیال میں باہمی اختلافات کے لئے بھی احمدیوں کے اس کردار میں ایک اہم پیغام ہے کیونکہ دنیا میں بہت سے مذاہب ہیں اور خلیفۃ المسیح نے ہمیں بتایا ہے کہ ان تمام مذاہب کے ہوتے ہوئے بھی ہم امن سے رہ سکتے ہیں، ہمیں باہم متحد ہونا ہے اور مل جل کر اس دنیا کو ایک بہتر مسکن بنانا ہے۔

موصوفہ نے کہا: میں پہلے بھی احمدیوں سے ملی ہوں لیکن خلیفہ سے ملاقات بہت ہی متاثر کن ہے۔ آپ جتنے احمدیوں سے ملیں آپ کو یہی تاثر ملتا ہے کہ یہ اچھے لوگ ہیں۔ جتنا آپ خلیفۃ المسیح سے ملیں اتنا آپ مزید سیکھتے ہیں، اتنا ہی آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ اس جماعت میں ذرہ بھر بھی برائی نہیں، یہ تو اچھائی ہی اچھائی ہے۔

موصوفہ نے کہا: خلیفہ اور ان کی جماعت کی ایک اور اچھی بات یہ ہے کہ آپ صرف اچھائی اور امن کی باتیں نہیں کرتے بلکہ عمل کر کے بھی دکھاتے ہیں۔ اور یہ بہت ہی پائیدار چیز ہے کہ جو کہا جائے اس پر عمل بھی کیا جائے۔ خلیفہ امن کانفرنسز میں بھی خطاب کرتے ہیں جہاں دنیا بھر سے آنے والے ممبرانِ پارلیمنٹ جا سکتے ہیں اور سیکھ سکتے ہیں، وہاں پیس پرائز بھی دیا جاتا ہے۔ خلیفہ عالمی رہنماؤں سے بھی ملتے ہیں، ان رہنماؤں کو خطوط تحریر کئے ہیں اور میرے خیال میں آپ امن کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ خلیفۃ المسیح فردِ واحد کے طور پر اتنے شاندار کام کر رہے ہیں اور آپ سب جو احمدیہ مسلم جماعت کا حصہ ہیں، خلیفہ کے پیغام کے ایمبیسیڈرز ہیں۔

موصوفہ نے کہا: میں اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ میں مالمو میں بہت سے احمدیوں کو جانتی ہوں، یہ احمدی معاشرہ کا فعال حصہ ہیں۔ نئے سال کے موقع پر سڑکوں کی صفائی ایک شاندار کام ہے۔ ہر کوئی اس وقت تھکا ہوتا ہے، رات دیر تک آتش بازی و کھیل تماشہ ہوتا رہتا ہے اور صبح سوئے ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں احمدیہ جماعت کے افراد نکلتے ہیں اور سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں اور انہیں پھر سے خوبصورت بنا دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک پیار کا اظہار ہے، ہمیں قریب لانے کا ذریعہ اور باہمی ہم آہنگی اور امن کا ذریعہ ہے۔

موصوفہ نے اپنے ایڈریس کے آخر میں کہا: میں اس امن، محبت، برداشت، باہمی احترام، عاجزی اور انسانی خدمت کے پیغام کو آگے پھیلانے کیلئے پوری کوشش کروں گی۔

۞……اس کے بعد گرین پارٹی سے تعلق رکھنے والے ممبر آف پارلیمنٹ Valter Mutt نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا:

مجھے آج دعوت دینے کا بہت شکریہ۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہر بات امن سے ممکن ہے، امن کے بغیر کوئی مقصد بھی حاصل نہیں کیا جا سکتا اور امید بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن اگر ہمارے دلوں میں امن قائم ہے، افراد کے مابین اور قوموں کے درمیان امن قائم ہے تو ہم دنیا کو بچا سکتے ہیں، ہم انسانیت اور دیگر خوبصورت تخلیقات کو بچا سکتے ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: آپ کا امن اور 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'، کا پیغام بہت ہی شاندار ہے اور بطور ممبر گرین پارٹی میرے مشن کی شروعات اس پیغام سے ہوتی ہیں اور میں عزت مآب خلیفہ اور آپ سب احمدیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ سویڈن میں ایک منسٹر آف پیس ہونا چاہئے اور امن کا ایک شعبہ قائم ہونا چاہئے۔ لیکن بدقسمتی سے، دنیا میں صرف چار چھوٹے ممالک میں منسٹر آف پیس موجود ہیں، ان میں کوسٹاریکا اور باقی تین اس سے بھی چھوٹے پیسیفک جزائر ہیں۔ اور مجھے خوشی ہے کہ خلیفہ نے میری تائید کی ہے۔

موصوف نے کہا: جس طرح میرے سے پہلے Hillevi نے کہا ہے، میں احمدیوں کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ لوگ معاشرے کی خدمت کرتے ہیں۔ ہر قومی دن کے موقع پر آپ ہمیں مجھے مدعو کرتے ہیں اور ہم سے یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا: بطور سیاستدان میں جانتا ہوں کہ یہاں بہت سے بُرے لوگ بھی ہیں، بُرے ماحول ہیں، بُرے گھر ہیں، بُرے نظام ہیں، میں بہت سے مسائل دیکھتا ہوں لیکن ہر جگہ آپ جیسے اعلیٰ صلاحیتوں والے افراد بھی ہیں، آپ بہت سے اچھے کام کرتے ہیں، میری نظر میں آگے بڑھنے کا یہی ایک طریق ہے۔ تمام انسانیت کے لئے آگے بڑھنے کا یہی راستہ ہے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ مجھے نہ صرف اس پروگرام میں بلایا گیا ہے بلکہ بڑی باقاعدگی سے مجھے پروگراموں میں بلایا جاتا ہے۔

موصوف نے کہا: بہت سی بُری چیزیں ہیں جو کہ عالمی نوعیت اختیار کر گئی ہیں، حرص اور جنگ اور نفرت عالمی صورت اختیار کر چکی ہے۔ یہ وقت ہے کہ 'محبت سب کے لئے' اور یکجہتی کو عالمی سطح پر اُجاگر کیا جائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

۞……اس کے بعد لبرل پارٹی کے ممبر آف پارلیمنٹ Bengt Eliasson نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

ہم عیسائی، مسلمان، یہودی، ہندو، دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے اور لامذہب باہم ایک ہی قوم ہیں۔ ہم طرح طرح کی زبانیں بولتے ہیں اور مختلف ثقافتیں رکھتے ہیں۔ ہم دنیا کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں اور چونکہ ہم جنگ و جدل کے درد سہہ چکے ہیں اور چونکہ ہم تاریک دور کو پیچھے چھوڑ دینا چاہتے ہیں اس لئے سوائے اس کے کہ ہم یہ یقین رکھیں کہ نفرت کے یہ تمام پرانے رواج ایک دن ختم ہو جائیں گے، ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں۔ جیسے جیسے دنیا چھوٹی ہوتی جا رہی ہے، ہماری مشترکہ انسانی قدریں اُجاگر ہوں گی اور ہم مزید متحد اور مستحکم ہو کر امن کے ایک نئے دور کا آغاز کریں گے۔ ہمیں آگے بڑھنے کے لئے لازماً ایک نیا طریق اپنانا ہوگا، جس کی بنیاد باہمی مفاد اور احترام پر ہو۔

موصوف نے کہا: مغرب میں یا مشرق میں دنیا کے تمام رہنما جو فساد بڑھا رہے ہیں اور اپنے معاشروں کی برائیوں کو کسی اور کے سر ڈال رہے ہیں، انہیں بتا دیں کہ آنے والے لوگ ان کی تباہ کاریوں کی بجائے ان کے تعمیری کاموں پر انہیں جانچیں گے۔

موصوف نے کہا: آئیں ہم آج کی شام یہ سوچیں کہ ہم کون ہیں اور اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے کتنا سفر کر چکے ہیں، آئیں آج کی شام اور اس پروگرام کو امن، برداشت، جمہوریت اور انصاف کے نام کریں۔

موصوف نے کہا: احمدیہ مسلم جماعت کا بہت شکریہ جنہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی اور امن کی اس کوشش میں مجھے اپنے ساتھ شامل کیا۔ میں خلیفہ کو سویڈن آنے پر گرمجوش خوش آمدید کہتا ہوں، آپ کا بہت شکریہ۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر 35 منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

……………………

خطاب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش فرمایا۔ اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت نازل ہو۔ سب سے پہلے تو میں اس موقع پر آپ لوگوں کا آج اس تقریب کی دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں۔ میرے خیال میں دنیا کا امن اس وقت ہمارے سامنے سب سے اہم اور نازک ترین مسئلہ ہے۔ اس مشکل گھڑی میں ہم حالات کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں؟ میرے نزدیک تمام بنی نوع انسان کو قوم، ذات اور رنگ و نسل سے بالا ہو کر امن، پیار، برداشت اور باہمی احترام جیسی بنیادی انسانی اقدار کو بلند کرنا ہوگا۔ کسی شخص کے عقائد، مذہب یا نسل کو بنیاد بنا کر اس سے امتیازی سلوک کرنے کی اب دنیا میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے حکومت اور مذہب دونوں کو ہر قسم کے تعصب سے پاک ہونا ہوگا۔ ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق عقائد اپنانے کی آزادی حاصل ہونی چاہئے کیونکہ اس کا عقیدہ ایک ذاتی معاملہ ہے جس کا تعلق صرف اس کے دل و دماغ سے ہے۔ پس ہر شخص کو اپنی اپنی مذہبی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی آزادی ہونی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم سب کو سچائی اور دیرپا امن کے قیام کی آرزو کی تکمیل کے لئے کوشش کرنا ہوگی۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ممالک اس وقت دنیا میں عدمِ استحکام اور جنگ و جدل کا مرکز بنے ہوئے ہیں کیونکہ ان ممالک کی حکومتیں اور رہنما اپنے مذہب کی تعلیمات کی بالکل پروا نہیں کر رہے۔ لیکن مغرب کے رہنے والوں کو بھی اپنے آپ کو اس خطرہ سے محفوظ نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ اس دور میں دنیا سمٹ کر ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ اور دنیا کے ایک خطہ میں موجود فتنہ وفساد کا اثر صرف اسی خطہ تک محدود نہیں رہتا۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلم دنیا میں موجود عدمِ استحکام دن بدن باقی دنیا پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے اور درحقیقت اس کا براہِ راست اثر ہمیں یہاں سویڈن میں بھی دیکھنے کو ملا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب لمبے لمبے سفر کرنا بہت آسان ہوگیا ہے۔ گزشتہ سال کے دوران ہی اگر کروڑوں نہ سہی لاکھوں افراد جنگ سے متاثرہ ممالک شام اور عراق سے فرار ہو کر بہتر مستقبل کی تلاش میں یہاں مغربی دنیا میں آئے ہیں۔ سویڈش حکومت اور سویڈش لوگوں کی فراخدلی کی وجہ سے اس ملک نے اپنی آبادی کے لحاظ سے اپنے حصہ سے کہیں زیادہ پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کو اپنے اندر شامل کرنا بظاہر بہت معقول ہے اور ثابت کرتا ہے کہ سویڈن رحمدل اور فراخدل لوگوں سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کی یہ فراخدلی یہاں آنے والے مہاجرین اور پناہ گزینوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دیتی ہے اور ان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ یہاں ایک پُرامن شہری کی حیثیت سے

آکر رہیں اور یہاں کی حکومت اور یہاں کے باشندوں کے مشکور وممنون بن کر رہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دراصل بانیٔ اسلام حضرت محمد ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ وہ شخص جو اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں بن سکتا ہو وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں کہلا سکتا۔ پس ان مسلمان مہاجرین اور پناہ گزینوں کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ اس ملک نے اُن کو یہاں رہنے اور یہاں سے فائدے حاصل کرنے کی اجازت دے کر جو احسان کیا ہے وہ ہمیشہ اس کو یاد رکھیں۔ یہ پناہ گزین امن کی تلاش میں اپنی پرانی زندگیاں چھوڑ کر نکلے تھے اور اب جب انہیں سلامتی اور تحفظ مل گیا ہے تو ان کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس ملک کے اندر پُرامن طور پر رہیں اور اس ملک کے قوانین کی پاسداری کریں۔ تمام پناہ گزینوں کا فرض ہے کہ وہ اس معاشرہ کا مفید حصہ بنیں اور یاد رکھیں کہ اسلام کے نبی حضرت محمد ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ بطور ایک مسلمان وطن سے محبت آپ کے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ پس جس ملک نے ان مہاجرین کو قبول کیا اب ان مہاجرین کا فرض ہے کہ وہ اس ملک کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے مدد کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

علاوہ ازیں حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صرف ان مہاجرین کو ہی بسانے میں نہ لگی رہے جس کے نتیجہ میں ان کے موجودہ شہریوں کے حقوق نظرانداز ہوجائیں۔ پہلے ہی ایسی رپورٹیں موجود ہیں کہ مقامی شہریوں نے میڈیا سے شکایت کی ہے کہ مہاجرین کو ان پر فوقیت دی جارہی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک مقامی عمر رسیدہ خاتون کا مناسب علاج نہیں کیا گیا اور اس کو ہسپتال میں قیام کے دوران پورا کھانا بھی نہیں دیا گیا جبکہ دوسری طرف مہاجرین کا بہترین رنگ میں خیال رکھا جارہا تھا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ رپورٹس کس حد تک درست ہیں لیکن اگر ان رپورٹس میں کوئی صداقت ہے تو پھر یہ بات بڑی پریشان کُن اور خطرناک ہے۔ اگر مہاجرین کو آئندہ بھی اسی طرح فوقیت دی جاتی رہی تو اس کے خطرناک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ اس قسم کی بے انصافی کی وجہ سے مقامی لوگوں میں طبعی طور پر ناپسندیدگی اور مایوسی کے جذبات فروغ پائیں گے جو باآسانی مہاجرین کے خلاف نفرت میں بدل سکتے ہیں۔ سویڈش قوم ایک عرصہ سے اپنی فراخدلی کی وجہ سے پہچانی جاتی ہے۔ مگر ان کے ساتھ غیر امتیازی سلوک ان کے رویّہ میں یکدم تبدیلی بھی لاسکتا ہے جس سے معاشرے کے امن کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے اور پھر یہ تبدیلی ہجرت اور Integration کے مثبت اثرات سے فائدہ اُٹھانے کی بجائے نفرت اور تصادم میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس مَیں حکومت اور پالیسی سازوں کو یہی مشورہ دوں گا کہ وہ اس بات کی یقین دہانی کریں کہ مقامی لوگوں کے حقوق کسی طرح بھی نظرانداز نہ ہوں یا ان پر کسی بھی قسم کا برا اثر نہ پڑے۔ یہ ایک حسّاس معاملہ ہے اور اس کو بڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ دیکھنا ہوگا کیونکہ اگر مقامی لوگوں کے اندر مہاجرین کے لئے ناپسندیدگی پیدا ہوگئی تو اس سے خطرناک ردِعمل کی کڑی شروع ہوجائے گی۔ مقامی شہری پناہ گزینوں کے خلاف ہوجائیں گے جس کے نتیجہ میں شاید مہاجرین کو معاشرے سے الگ تھلگ کردیا جائے۔ اور ممکن ہے کہ اس اکیلے پن کے احساس کی وجہ سے بعض مہاجرین انتہا پسند لوگوں کے ہاتھ لگ کر radicalisation کا شکار ہوجائیں۔ اور ہوسکتا ہے کہ اس طرح ایک شیطانی چکر شروع ہوجائے جس سے اس

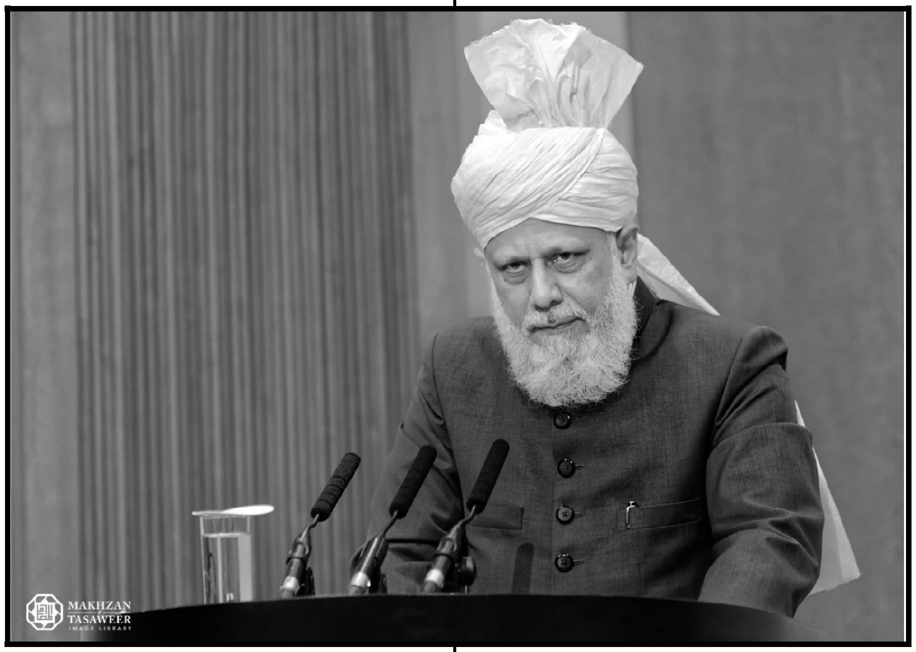

قوم کا امن اور سکون برباد ہوجائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر خدانخواستہ ایسے شدت پسند چند ایک لوگوں کو بھی radicalise کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو یہ اس قوم کی خوشحالی، تحفظ اور سلامتی کے لئے بہت بڑا خطرہ بن جائے گا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا کہ ایک توازن برقرار رکھنا ہوگا اور بے حد محتاط ہوکر انتہا پسندی کو دیکھنا ہوگا۔ حکومت جہاں ان مہاجرین کو آباد کرنے کی کوشش کررہی ہے وہاں ان پر یہ بھی واضح کرنا ہوگا کہ ان مہاجرین سے توقع کی جارہی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں اور اس معاشرہ کی فلاح کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ دوسری طرف مقامی شہریوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سویڈن نے خدمتِ انسانیت کو اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے ان پناہ گزینوں کو قبول کیا ہے۔ اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ خدمت اور پیار کے جذبہ سے آنے والوں کا استقبال کریں۔ میں پھر سے کہوں گا کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ آپ ان مہاجرین کی اپنے معاشرہ میں integration پر بہت زیادہ توجہ دیں ورنہ حالات آپ کے قابو سے باہر چلے جائیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے تو میں آپ کو ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سب کے لئے امن، سلامتی اور پیار کا مذہب ہے۔ اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کریں، اپنے وطن سے وفادار رہیں اور اس کے قوانین کی پاسداری کریں۔ یہاں

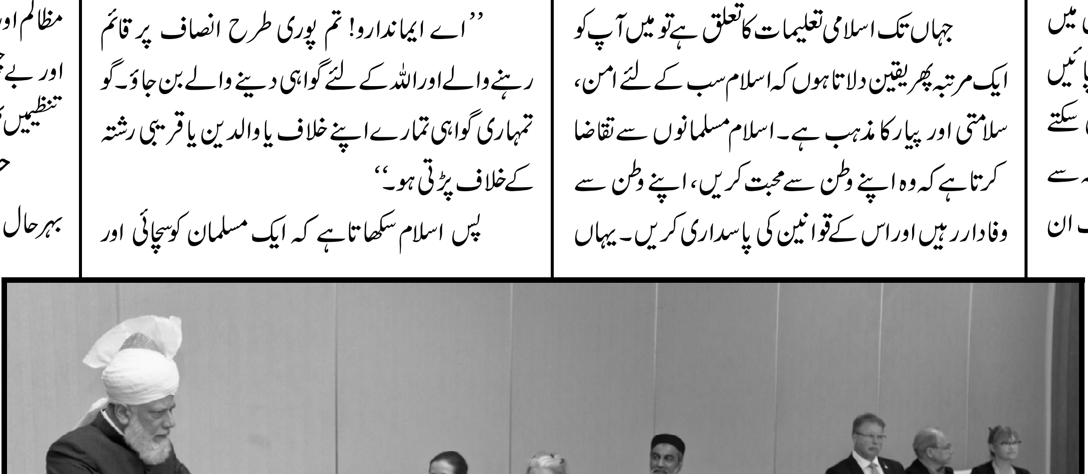

کے مسلمان ائمہ کو مغرب میں آنے والے تمام مہاجرین کو یہی پیغام دینا چاہئے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اس ملک اور قوم کا مشکور ہونا ان کا اسلامی فریضہ ہے۔ انہیں اس بات کی یاددہانی کروائی جانی چاہئے کہ ان لوگوں کو ایک نئی زندگی ملی ہے اور اپنے بچوں کی ایک ایسے ملک میں پرورش کرنے کا موقع ملا ہے جس میں کوئی جنگ یا فساد نہیں ہے۔ اس لئے ان پر فرض ہے کہ وہ اپنے اس نئے گھر کی قدر کریں اور اس کا خیال رکھیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں آپ کے سامنے چند اسلامی تعلیمات پیش کروں گا جن کے متعلق میرا یقین ہے کہ یہ تعلیمات مقامی سطح پر معاشرہ میں امن قائم کرنے کے لئے ایک بڑا کردار ادا کرسکتی ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اے ایماندرو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے ایستادہ ہوجاؤ، اور کسی قسم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو، وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔‘‘

اس آیت کے الفاظ بہت واضح ہیں جہاں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کے خلاف بھی بغض اور کینہ نہ رکھیں اور ان سے بدلہ نہ لیں۔ بلکہ انہیں تعلیم دی گئی ہے کہ خواہ کیسے بھی حالات ہوں وہ ہمیشہ ہر معاملہ میں انصاف پر قائم رہیں۔ دیکھیں معاشرہ میں امن قائم کرنے کیلئے یہ کس قدر خوبصورت تعلیم ہے۔ اسلام نے صرف مسلمانوں کو انصاف پر قائم رہنے کی تاکید نہیں کی بلکہ وہ معیار بھی بیان فرمائے جن کا انصاف تقاضا کرتا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء کی آیت 136 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمارے اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ کے خلاف پڑتی ہو۔‘‘

پس اسلام سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کو سچائی اور انصاف کے بول بالا کے لئے اپنے نفس، اپنے والدین یا اپنے قریبی عزیز کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ یقیناً اس سے بہتر انصاف کے معیار ہو ہی نہیں سکتے۔ پس یہی تعلیم دنیا میں امن کے قیام کا دروازہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی سورۃ الحجرات کی آیت 10 میں قیامِ امن کے لئے ایک اور سنہری اصول بیان ہوا ہے جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر قومیں یا گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دیگر فریقوں کو جمع ہوکر اس تنازعہ کا پُرامن حل تلاش کرنا چاہئے۔ اگر پُرامن حل ممکن نہ ہو تو پھر ظلم وستم اور بے انصافیوں کو روکنے کی کوشش میں تمام قوموں کو کندھے ملا کر ایک دوسرے کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے۔ اگر دنیا اس اصول کی اہمیت جان لیتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کیلئے ابھی وقت ہے کہ وہ آنے والی جنگ کے شکنجے سے بچ نکلے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مختصر وقت میں، مَیں نے صرف چند مثالیں بیان کی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام وہ نہیں ہے جس کے بارہ میں آپ نے میڈیا میں پڑھا یا سنا ہے۔ قرآن کریم نعوذ باللہ کوئی انتہا پسندی اور دہشت گردی پھیلانے کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ تو پیار، ہمدردی اور انسانیت کی تعلیم ہے۔ اگر مسلمان اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرتے تو ان کے ملکوں میں کوئی خانہ جنگی اور تصادم نہ ہوتا اور نہ ہی ان کے مسائل دیگر ملکوں تک جا پہنچتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اگر ہم اسلام کی حقیقی تصویر دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسولِ کریم ﷺ اور آپ کے خلفائے راشدین کے ادوار کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی قائم کردہ اعلیٰ مثالیں ثابت کرتی ہیں کہ اسلام امن اور انصاف کے لئے ایک شمع ہے جو عالمی مذہبی آزادی اور pluralism کی ضمانت دیتا ہے۔ مثال کے طور پر دوسرے خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلام سیریا تک پھیل گیا جہاں ایک مسلمان حکومت قائم ہوئی۔ مگر رومن حملے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو مجبوراً ملک چھوڑنا پڑا اور تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب مسلمان شام سے نکلے تو وہاں کے عیسائی باشندوں کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوگئے اور وہ بڑی رقّت کے ساتھ مسلمانوں کی واپسی کے لئے دعائیں کرنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ مسلمان حکومت نے ہمیشہ ان کے حقوق کی کس طرح حفاظت کی ہے۔ پس یہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ دورِ حاضر میں مسلمان حکومتیں اور مسلمان رہنما اپنے مذہب کی اصل تعلیمات کو بھلا بیٹھے ہیں اور انہیں صرف اپنی طاقت، ذاتی مفادات اور کرسی کی فکر لگی ہوئی ہے۔ ان کے مظالم اور بے انصافیوں کے سبب مقامی لوگوں میں مایوسی اور بے چینی بڑھ رہی ہے جس سیانتہا پسند اور دہشت گرد تنظیمیں بھرپور فائدہ اٹھارہی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہرحال اس مشکل دور میں بڑی طاقتوں اور عالمی اداروں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہمہ وقت انصاف سے کام لیں۔ جہاں کہیں بھی تنازعات جنم لیں وہاں اقوامِ متحدہ جیسی عالمی تنظیموں کو غیر جانبداری اور برابری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور ان کا مقصد صرف اور صرف امن کا قیام اور تمام فریقوں کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنا ہونا چاہئے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ملکوں اور بعض گروہوں نے ماضی میں انصاف سے کام لیا ہوتا تو جو عدمِ استحکام ہمیں آج نظر آرہا ہے وہ نہ ہوتا اور نہ ہی آج ہمیں ریفیوجی کرائسز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر قرآن کریم کی سورۃ المومنون کی آیت 9 میں ایک اور نہایت اہم اسلامی اصول بیان ہوا ہے۔ جس میں آتا ہے کہ ’حقیقی مسلمان وہی ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں‘ یعنی جو ذمہ داریاں ان کے سپرد کی جاتی ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ اصول صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ تمام ملکوں اور

قوموں کے لئے ایک عالمی اصول ہے۔ تمام حکومتوں اور عالمی اداروں کے سپرد امانتیں ہیں اور ان کے سربراہوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایمانداری، سچائی اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے ان امانتوں کا حق ادا کریں۔ حکومتوں اور سیاستدانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کی خدمت کریں اور قوموں کے مستقبل کی حفاظت کریں اور اس ذمہ داری کو معمولی نہ سمجھیں۔ اسی طرح اقوامِ متحدہ کے منشور میں ہے کہ اس تنظیم کا بنیادی مقصد آنے والی نسلوں کو جنگ کی اذیت سے بچانا، اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن سے رہنا اور عالمی امن کو قائم رکھنا ہے۔ اقوامِ متحدہ کا منشورہ بڑی وضاحت سے کہتا ہے کہ اس تنظیم کے مقاصد میں بنی نوع انسان کو ان غلطیوں سے محفوظ رکھنا ہے جن کی وجہ سے بیسویں صدی میں دو عالمی جنگیں ہوئیں۔ پس اس اہم ذمہ داری کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اقوامِ متحدہ کو اپنے اعلیٰ مقاصد پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور امنِ عالم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسے دورِ حاضر کا سب سے اہم ترین مسئلہ سمجھنا چاہئے۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ اس ذمہ داری کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پھر سے کہتا ہوں کہ اگر تمام فریق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انصاف سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں تو ابھی بھی وقت ہے کہ جنگ وجدل کے سیاہ بادل جو ہمارے سروں پر منڈلا رہے ہیں وہ چھٹ جائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس میں ایک مرتبہ پھر دنیا کی بڑی طاقتوں کو کہوں گا کہ وہ دلجمعی اور اخلاص کے ساتھ دنیا کے امن کیلئے بھرپور کوشش کریں۔ اللہ دنیا والوں کو حکمت دے اور بنی نوع انسان کو وسیع تر مفاد کی خاطر ذاتی مفادات ایک طرف رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو پھر جیسا کہ میں پہلے بھی کئی مواقع پر کہہ چکا ہوں کہ دنیا اس وقت تیسری جنگِ عظیم کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے جس کے اثرات آنے والی کئی نسلوں تک جاری رہیں گے کیونکہ بہت سی قوموں کے پاس نیوکلیئر ہتھیار ہیں۔ اور اس جنگ کے نتائج ہمارے وہم وگمان سے باہر ہیں۔ پس ہمیں اپنے آپ سے یہی سوال کرنا ہوگا کہ کیا ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کے لئے بہتر دنیا چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں یا پھر ہم ان کو جنگ وجدل، کشت وخون اور ایک ناقابلِ بیان درد و الم کا وارث بنا کر جانا چاہتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ انسانیت کی حفاظت فرمائے اور ہم سب پر رحم فرمائے اور تمام لوگوں کو دوسروں کے ساتھ انصاف، حکمت اور خیرسگالی کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اس قابل بن سکیں کہ ہم اپنے بچوں اور آنے والی نسلوں کی حفاظت کر سکیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت لیتا ہوں مگر اس سے پہلے ایک بار پھر آپ سب کا دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ بہت شکریہ!

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس میں تمام حاضرین اپنے اپنے طریق پر شامل ہوئے۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبران پارلیمنٹ کو تحائف دیئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد پروگرام کے مطابق تمام مہمانوں نے حضورانور کی معیت میں کھانا کھایا۔ اس دوران مختلف مہمان باری باری حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آتے اور ملاقات کی سعادت حاصل کرتے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں کے ساتھ گفتگو فرمائی اور بہت سے مہمانوں نے درخواست کر کے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی شرف حاصل کیا۔

یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

ساڑھے نو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

....

مہمانوں کے تأثرات

آج کی اس تقریب میں شامل مہمانوں پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب نے گہرا اثر چھوڑا۔ بہت سے مہمانوں نے برملا اپنے جذبات، خیالات اور تأثرات کا اظہار کیا۔ ان میں سے چند مہمانوں کے تأثرات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں؛

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

خلیفہ کی تقریر بہت اعلیٰ تھی کیونکہ اس تقریر میں خلیفہ کی سویڈن کی صورتحال پر بھی گہری نظر دیکھنے کو ملی ہے، خاص کر مہاجرین کے معاملات اور یہ بہت دلچسپ تھا۔ سویڈن میں مہاجرین کی آمد کے حوالہ سے خلیفہ کا ایک خاص نقطہ نظر ہے کہ مہاجرین کو یہاں کے معاشرے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے اور سویڈش افراد کو بھی نظر انداز نہیں کیا جانا چاہئے۔ یہ بات بہت اچھی تھی اور سویڈن میں کوئی سیاستدان ایسی بات نہیں کرتا۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

یہ میرے لئے بہت بہت اچھا پروگرام تھا۔ اسلام اور آپ کے مذہب کے بارے میں مجھے ایک نئی تصویر دیکھنے کو ملی ہے۔ اگر زیادہ لوگ آپ لوگوں کی آواز سنیں تو دنیا مزید بہتر جگہ بن سکتی ہے۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

مجھے آج بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔ یہ بہت متاثر کن تھا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، اس سے امید بندھی ہے۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ خلیفہ یہاں آئے ہیں۔ خلیفہ کے پیغام نے ہمیں احساس دلایا ہے کہ ہم کسی تنازعہ کو دیکھ کر آنکھیں بند نہ کر لیا کریں کہ یہ خود ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ بہت ٹھوس پیغام تھا اور میں اس کے لئے بہت شکر گزار ہوں۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

یہ بہت اچھا تجربہ تھا۔ مجھے جب مالمو مسجد کی دعوت ملی تو میں بہت خوش ہوا لیکن یہاں شرکت کر کے تو خوشی کی انتہا نہیں رہی۔ میں بہت متأثر ہوں۔ خلیفہ کے پیغام کو سنا ہے اور مجھے اس میں حکمت، محبت اور امن ہی ملا ہے کیونکہ یہ سراسر محبت کا پیغام ہے۔ جتنا خلیفہ خطاب فرماتے جاتے اتنا ہی میں متاثر ہوتا جا رہا تھا۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا بہت اچھی خواہش ہے کیونکہ آجکل دنیا میں ایسی طاقتیں کام کر رہی ہیں جو انسان کو انسان سے دور کرنا چاہتی ہیں۔ سب کو ایک جگہ اکٹھا کرنے میں آپ ہر لحاظ سے کامیاب ہوئے ہیں، کیونکہ جب ہم ملتے ہیں تو ہماری آنکھیں کھلتی ہیں اور ہمیں مزید سیکھنے کو ملتا ہے اور ہمیں تعصب سے لڑنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ اسلام کے خلاف بہت تعصب پایا جاتا ہے اور بہت سے لوگ احمدیہ مسلم جماعت کے مقصد کو نہیں جانتے۔ جب ہم اکٹھے ہوتے ہیں تو اس کے ذریعہ باہمی مفاہمت بڑھتی ہے اور اس طرح ہم امن اور ہم آہنگی کے پیغام کو آگے پھیلا سکتے ہیں۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ نے یہاں آنے کی دعوت دی۔ مجھے خلیفہ کی باتیں سن کر بہت اچھا لگا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے ایسے موضوع پر بات کی ہے۔ یہاں اکثر مذہبی رہنما ایسے امور پر بات نہیں کرتے کہ مہاجرین کی کیا ذمہ داریاں ہیں، معاشرے کے لئے ان کے کیا فرائض ہیں اور سویڈش قوم کو مہاجرین کا کیسے خیال رکھنا چاہئے۔ یہ بہت ٹھوس خطاب تھا کہ مہاجرین کی ذمہ داری ہے کہ سویڈش معاشرے میں مدغم ہوں اور ساتھ ہی سویڈش معاشرے اور سیاستدانوں کے لئے بھی پیغام تھا کہ وہ معاشرے کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

یہ بہت ہی متاثر کن ہے کہ کوئی روحانی شخصیت کی باتیں نہ صرف آپ کی عقل کو بھا رہی ہوں بلکہ ان باتوں کا اثر آپ کے دل پر بھی پڑ رہا ہو۔ یہ میرے لئے بہت ہی تقویت کا باعث تھا اور اس سے مجھے ایک نیا ولولہ ملا ہے کہ ہمیں ان حالات کو تبدیل کرنا ہے، جو دنیا میں بربادی کا باعث ہیں، ہم ان مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ یورپ کے جوار میں جنگ کی وجہ سے جو مہاجرین کا مسئلہ درپیش ہے، اگر ہم سب 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کے پیغام کو سنیں اور اس پر عمل کریں تو ہم یہ مسئلہ بھی حل کر سکتے ہیں۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ میں اس پروگرام میں شریک ہوا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو خلیفہ نے کہا ہے وہ بہت ہی اہم پیغام ہے اور یہ امن، محبت اور ہم آہنگی کا پیغام ہے۔ ہر ایک کو اس پیغام پر عمل کرنا چاہئے۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں اور یہ ایک بہت اہم کام ہے۔ مجھے ایک نیا حوصلہ ملا ہے۔

❁......**ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

جب آپ احمدیہ مسلم جماعت کے مقاصد اور اس کے بیک گراؤنڈ کو دیکھتے ہیں اور دنیا بھر میں خلیفہ اور احمدیوں کی خدمات پر نظر کرتے ہیں تو اسلام کی اچھائیاں سمجھ میں آتی ہیں۔

❁......**ایک مہمان Ake Bader صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

خلیفہ کا پیغام بہت اہم تھا کہ رواداری اور دوسروں کو اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق دینے سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے۔ خاص طور پر ریفیوجی کرائسس کے حوالہ سے یہ بات بہت اچھی لگی کہ ان مہاجرین کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس آزادی کی قدر کریں اور معاشرے کے مفید وجود بنیں۔ خلیفہ نے مقامی لوگوں کو بھی احساس دلایا ہے کہ وہ مہاجرین کی مشکلات میں ان کی مدد کریں اور زیادہ مطالبات نہ کریں۔ خلیفہ امن کی علامت ہیں اور میں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔

❁......**عراق سے آنے والے ایک عیسائی مہاجر سلام صاحب بھی اس موقع پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

خلیفہ کی باتیں بہت اچھی تھیں اور انہوں نے صرف امن اور باہم متحد ہونے کی بات کی۔ میں نے عراق میں کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں۔ وہاں لوگ اسلام کی وہ شکل پیش نہیں کرتے جو آپ کے خلیفہ بتا رہے ہیں۔ کاش کہ عراقی خلیفہ کی بات سُن لیتے تو ہمیں اس طرح ہجرت نہ کرنا پڑتی اور یہاں سویڈش لوگوں کے سامنے بھکاری بن کر نہ آتا۔ یہاں سویڈش لوگوں کو لگتا ہے کہ میں کوئی حق جمانے آیا ہوں، یہ احساس میرے لئے بہت بُرا ہے۔ عراق میں آپ کے خلیفہ جیسا ایک شخص بھی نہیں ہے۔ خلیفہ تو صاف صاف بات کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ آپ کی جماعت تمام مسلم فرقوں سے بہتر ہے۔

❁......**ایک مہمان Joham Winfalt نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

خلیفہ کی تقریر سب سے بہتر تھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ خلیفہ کی باتیں دل سے نکلتی ہیں اور دل پر اثر کرتی ہیں۔ سیاستدان لوگوں کو خوش کرنے کے لئے بات کرتے ہیں مگر خلیفہ کھل کر اور جرأت سے بات کرتے ہیں۔ خلیفہ نے بعض بہت اہم اور پُر حکمت نصائح کی ہیں۔ مجھے اسلام کے بارے میں بہت کچھ جاننے کو ملا ہے۔ میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ مہاجرین کو نئی جگہ آ کر اس ملک کی عزت کرنی چاہئے اور حکومت کو بھی چاہئے کہ وہ ریفیوجیز کی رہنمائی کرے کہ اُن سے کیا توقع کی جاتی ہے۔ خلیفہ نے بتایا کہ امن دونوں اطراف کے مثبت رویوں پر منحصر ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ مہاجرین کو خوش آمدید کہیں۔ میں سیاسی معاملات میں بہت دلچسپی لیتا ہوں اور میں نے ریفیوجی کرائسز پر بے شمار مضامین پڑھے ہیں مگر میں نے خلیفہ جیسا متاثر کُن تجزیہ نہیں پڑھا۔ بہت سے لوگوں کو اسلام کا ایک غلط تاثر ہے۔

❁......**ایک مہمان Eva Lofgrem نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:**

میں 1970ء سے احمدیوں کو جانتی ہوں جب میں ویسٹ افریقہ میں تھی اور وہاں کچھ احمدیوں سے ملی تھی۔ میں آپ کے خلیفہ سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ انہیں سویڈن کے بارے میں بہت علم تھا۔ انہوں نے ایسی باتیں کیں جن کا پہلے مجھے کچھ علم نہ تھا۔ خلیفہ نے سیاسی موضوع پر تقریر کی اور مسائل کا حل پیش فرمایا۔ مَیں آپ کی باتوں سے سو فیصد اتفاق کرتی ہوں۔ خلیفہ نے اسلام کی اصل تصویر پیش کی ہے۔ ریفیوجی کرائسز کے بارے میں خلیفہ گہرا تجزیہ رکھتے ہیں اور ان کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے۔ میں Diversity کے موضوع پر لیکچرز دیتی ہوں اور بہت سے لوگوں سے ملتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آپ کے خلیفہ مسلمانوں کے لئے ایک مثالی نمونہ ہیں۔ یہ بہت خوب تھا کہ خلیفہ اپنی بات قرآنی حوالہ جات سے کر رہے تھے۔ خلیفہ نے اقوامِ متحدہ کے قوانین کا بھی ذکر کیا۔ میرے بہت سے قریبی دوست ہیں جو اسلام سے بہت خوفزدہ ہیں۔ اب میں انہیں جا کر بتاؤں گی کہ اسلام کی حقیقت کیا ہے اور یہ کہ اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے اس تقریر کا یُوٹیوب لنک بھجوا دیں تو میں اپنے سارے دوستوں تک پہنچاؤں گی۔

❁......**ایک مہمان Mr Stig نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:**

یہ ایک بہت دلچسپ تقریر تھی اور میں نے آج سے

پہلے کبھی کسی کو اسلام کے بارے میں اس انداز سے بات کرتے نہیں دیکھا۔ خلیفہ نے دنیا کے مختلف مسائل کا ذکر کیا اور یہی نصیحت کی کہ امن قائم کرو۔ آج بھی اور آنے والی نسلوں کیلئے بھی یہی پیغام کلیدی پیغام ہے۔ خلیفہ بڑے پُر وقار طریق پر امن کی بات کر رہے ہیں۔ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں۔

❁......ایک مہمان Mrs Sibylla نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جو پیغام خلیفہ نے دیا ہے، یہی اصل پیغام ہے جو تمام مذاہب نے اپنے آغاز میں دیا ہے، ہر مذہب کی بنیادی تعلیم یہی ہے۔ خلیفہ سب کو ایک بات کی طرف بلا رہے ہیں۔ آپ کی باتیں سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مذہب دنیا کے مسائل کی وجہ نہیں ہے۔ اگر مسلمانوں کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں تو وہ مذہب کے نہیں بلکہ کلچر کے ہیں۔ خلیفہ کا پیغام بہت سادہ ہے کہ ایک دوسرے کی عزت کرو اور باہمی اختلافات سے بچو۔ میں امن کے لئے خلیفہ کی کوششوں کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔

آج سے پہلے مجھے اسلام کے بارہ میں کچھ علم تھا مگر اب مجھے اور بہت پتہ چل گیا ہے اور میں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اب میں قرآن پڑھنے کی کوشش کروں گی۔ خلیفہ کے پیغام نے مجھے مستقبل کے بارہ میں ایک نئی امید دے دی ہے۔

❁......ایک مہمان Goram نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کی تقریر بہت دلچسپ تھی۔ میں حیران ہوں کہ اتنے ممبرانِ پارلیمنٹ آئے تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ تمام ممبرانِ پارلیمنٹ آپ کے اور آپ کی تحریکات کے ساتھ ہیں۔ خلیفہ کو دیکھنا اور امن کے پیغام کو سننا بہت اچھا تھا۔ خلیفہ کا پیغام وقت کی اہم ضرورت ہے۔ خلیفہ کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ بہت رحمدل اور روحانی شخصیت ہیں۔ خلیفہ نے جو کچھ کہا وہ قرآن کی آیات کی روشنی میں کہا جو ثابت کرتا ہے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں اسلامی تعلیم بھی وہی ہے۔ قرآنی الفاظ اپنے اندر بہت جاذبیت رکھتے ہیں۔

میں حیران تھا کہ انہوں نے refugee crisis کے بارہ میں اتنا کچھ فرمایا کیونکہ اکثر مذہبی راہنما اِس موضوع سے دور رہتے ہیں۔ مجھے اُس case کا نہیں پتہ تھا کہ کسی عورت کو ہسپتال میں اچھے علاج سے روکا گیا اور یہ بات ثابت کرتی ہے کہ آپ کا علم بہت وسیع ہے اور آپ کس قدر ہمارا خیال کرتے ہیں۔

خلیفہ نے بتایا کہ اگر مہاجرین ذمہ داری سے کام نہ لیں گے تو اس کے بُرے نتائج نکلیں گے۔ خلیفہ دنیا میں تفرقہ کو روکنا چاہتے ہیں اور یہ ایک قابلِ تعریف بات ہے۔ انہوں نے ہمیں ایک تنبیہ کی ہے کہ اگر دونوں اطراف نے امن قائم کرنے کی خاطر اپنی ذمہ داری پوری نہ کی تو ایک chain reaction شروع ہوسکتا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے سربراہ ایک بہت ہی اچھے خطیب ہیں۔ وہ اس انداز سے بولے جس نے مجھ ہلا دیا۔ آپ انہیں Your Holiness کہتے ہیں مگر میں اُن کو Your Highness بھی کہنا چاہوں گا۔

❁......ایک مہمان Gunnar Hendrikson نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

بہت اچھا پروگرام تھا اور خلیفہ کا ریفیوجی کرائسز پر تجزیہ بہت خوب تھا۔ خلیفہ بہت پُر حکمت باتیں کرتے ہیں اور اپنے بیان میں سچے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمانوں کا آپ کے خلیفہ جیسا سربراہ ہوتا جو انہیں امن اور سچائی کی طرف لاتا۔ صرف ایک سوال ہے کہ آپ کی عورتیں کہاں ہیں؟

❁......ایک پولیس اہلکار Aaron بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفہ کا خطاب بہت متاثر کُن تھا۔ خلیفہ نے صحیح بات کی کہ ہم ادھر Sweden میں بھی متاثر ہوئے ہیں اور خطرہ سے باہر نہیں ہیں۔ یہ تقریب، ان تمام تقریبات سے زیادہ پُر امن تھی جن میں میں کبھی بھی گیا ہوں۔ اسلامی راہنما کے امن کے پیغام سننے کے لئے تمام پیشوں سے تعلق رکھنے والے لوگ اکٹھے ہوئے تھے۔ یہاں آنا ایک شرف تھا کیونکہ وہ یقیناً ایک عظیم راہنما ہیں۔

خلیفہ نے کہا تھا کہ ہمیں باہمی اختلافات بھلا کر متّفق علیہ باتوں پر غور کرنا چاہئے۔ Refugee crisis ایک بہت اہم مسئلہ ہے اور خلیفہ نے ہمیں بتایا ہے کہ باہمی احترام قائم کر کے ہی اس مسئلہ کو حل کیا جاسکتا ہے۔ یقیناً میں نے آج اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے۔

❁......ممبر آف پارلیمنٹ Mr Valter نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مجھے refugee crisis پر خلیفہ کا تجزیہ بہت اچھا لگا۔ یہ دورِ حاضر کا موضوع ہے اور بہت اچھا ہوا کہ ہمیں خلیفہ کے خیالات کا بھی علم ہو گیا۔ خلیفہ نے کہا کہ دونوں طرف ذمہ داریاں ہیں اور حکومت اور UN کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بڑے بڑے وعدوں اور mandates کو پورا کریں۔ خلیفہ جہاں بھی جاتے ہیں امن پھیلاتے ہیں۔

❁......ممبر آف پارلیمنٹ Mr Bengt نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہمارے لئے بڑے فخر کی بات ہے کہ دنیا کا ایک عظیم لیڈر سویڈن آیا۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ ایک عظیم شخصیت کی عظیم تقریر تھی۔ خلیفہ کا پیغام صرف سویڈن کے لئے نہیں بلکہ پورے یورپ بلکہ پوری دنیا کے لئے ہے کہ عالمی رہنماؤں کو چاہئے کہ امن کے لئے کوشش کریں اور اپنی اقوام کو محبت کے ساتھ گھائل کریں۔ خلیفہ نے مہاجرین کو بھی توجہ دلائی ہے کہ وہ مقامی معاشرے میں integrate کریں۔ یقیناً خلیفہ نے مجھے اور میرے پارلیمانی ساتھیوں کو بہت کچھ سوچنے کو دیا ہے۔

❁......ایک پولیس اہلکار Jorgen Karlsson نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

پروگرام سے پہلے میں حفاظت کے حوالہ سے فکر مند تھا۔ لیکن یہاں آ کر دیکھا تو بہت اچھے انتظامات کئے ہوئے تھے۔

موصوف نے کہا: خلیفہ کے اس پروگرام میں شامل ہونا میرے لئے بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اس تشویشناک دور جس سے ہم گزر رہے ہیں اس کے حوالہ سے خلیفہ کا پیغام بہت اہمیت کا حامل تھا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ خلیفہ وقت جیسی شخصیت ہمارے درمیان موجود ہو جو ہمیں انسانی ہمدردی کی اہمیت کا احساس دلائے۔

❁......ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا:

خلیفہ کا خطاب بہت شاندار تھا۔ دل کر رہا تھا کہ خطاب ختم ہی نہ ہو۔

❁......اسی طرح ایک سویڈش خاتون Miss Anna صاحبہ جو اس پروگرام میں شامل تھیں انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

بہت سے لوگ سچ بولنے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن آپ کو حقیقت کا علم اسی وقت ہوتا ہے جب آپ ان کی باتیں سنتے ہیں۔ اور آج شام مجھے سچ ہی سننے کو ملا۔

❁......ایک مہمان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

امن کے قیام کے حوالہ سے بات سن کر بہت اچھا لگا اور بالخصوص ایک مسلمان رہنما کی طرف سے امن کا پیغام سن کر بہت اچھا لگا۔ میری خواہش ہے کہ تمام مسلمانوں کی سوچ احمدی مسلمانوں کی طرح ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس طرح مشرقِ وسطیٰ اور باقی دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

❁......تقریب میں شامل ایک سویڈش مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے خیال میں خلیفہ نے اپنی تقریر بہت سوچ سمجھ کر اور پوری تیاری کے ساتھ لکھی تھی کیونکہ ان کو سویڈن کے اندرونی حالات کا بھی بخوبی اندازہ تھا۔ یہاں سویڈن میں موجود پناہ گزینوں کے مسئلہ پر ان کی سوچ بہت منفرد تھی۔ خلیفہ نے کہا کہ ان پناہ گزینوں پر بھی بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور یہ ایسی چیز ہے جو سویڈش سیاستدان کبھی نہیں کہتے۔

❁......تقریب میں شامل ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

یہ تقریب میرے لئے بڑی روح پرور ثابت ہوئی۔ آپ لوگوں کے مذہب اسلام کے متعلق پہلے میرا نظریہ بالکل اور تھا۔ میرے خیال میں اگر لوگ خلیفہ کی باتیں سنیں تو دنیا کے حالات بدل جائیں۔

❁......ایک سویڈش مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی تقریب ہر قسم کے لوگوں کو اپنے اندر سمو لینے والی تھی۔ اور آج میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ خلیفہ کا خطاب بہت اثر رکھنے والا تھا بلکہ میں تو کہوں گا کہ خلیفہ کے خطاب سے ہمیں امید بھی نظر آئی۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ خلیفہ ہمارے پاس آئے اور یہاں سویڈن کے مسائل کے بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائی۔ مجھے بڑی خوشی ہے کہ انہوں نے صرف خطرے کی گھنٹی ہی نہیں بجائی بلکہ ہمیں محتاط ہونے کا کہا اور ہماری آنکھیں کھولیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت زبردست خطاب تھا۔

❁......تقریب میں شامل ایک سویڈش مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

بہت روح پرور تجربہ تھا۔ جب مجھے مالمو کی مسجد کے افتتاح کا دعوت نامہ ملا تو میں بہت متاثر ہوا کہ مسلمانوں نے آج مجھے دعوت دی ہے مگر خلیفہ کا خطاب سن کر میں پہلے سے دوگنا متاثر ہوا ہوں۔ کیونکہ خلیفہ نے بڑی پر حکمت، پیار، محبت اور امن کی باتیں کیں۔

❁......ایک سویڈش مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مختلف لوگوں کو ایک جگہ جمع کرنا بہت ہی اعلیٰ مقصد ہے کیونکہ بہت سی تاریک طاقتیں لوگوں کو جدا کرنے اور ان کے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ میرے خیال میں آپ لوگ کامیاب ہوگئے ہیں۔ کیونکہ خلیفہ سے مل کر خلیفہ کا خطاب سن کر ہماری آنکھیں کھل گئی ہیں اور ہم نے بہت سے نئی باتیں سیکھی ہیں۔ اب ہم تعصب کو دور کریں گے کیونکہ آج کل اسلام کے متعلق بہت زیادہ تعصب پایا جاتا ہے اور بہت سے لوگوں کے علم میں ہی نہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کن اقدار کی نمائندگی کرتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ سے مل کر ہی آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ امن اور ہم آہنگی کا پیغام دنیا میں پھیلا سکتے ہیں۔

❁......ایک سویڈش مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں اس تقریب میں شامل ہو کر اور خلیفہ کا خطاب سن بہت خوش ہوں۔ خلیفہ نے ایسے موضوعات پر بات کی ہے، جن پر دوسرے مذہبی لیڈرز بات کرنے سے خوف کھاتے ہیں۔ انہوں نے کھل کر بتایا کہ جن لوگوں نے سویڈن میں آ کر پناہ لی ہے ان سے لوگوں کی کیا توقعات ہیں۔ اسی طرح سویڈش لوگوں کی کیا ذمہ داری ہے اور ان کو ان پناہ گزینوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟ بڑی عمدہ تقریر تھی جس میں دونوں اطراف کی ذمہ داریاں بتائیں گئیں کہ کس طرح پناہ گزینوں کو، لوگوں کو اور حکومت کو کام کرنا چاہئے جس سے ایک مستحکم اور پرامن معاشرہ وجود میں آئے گا۔

❁......تقریب میں شامل ایک سویڈش مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ایک روحانی لیڈر کو سن کر بہت اچھا لگا جس نے میرے دل و دماغ کی باتیں کیں۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب کے بعد میرے اندر نئی طاقت اور جوش آ گیا ہے۔ ہمیں ان بحرانوں کا خاتمہ کرنا ہوگا جن کی زد میں دنیا آ چکی ہے۔ اگر ہم 'محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں' کا پیغام اپنائیں تو جنگ اور نفرت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے پناہ گزینوں کے بحران پر ہم قابو پا سکتے ہیں۔

..................(باقی آئندہ)

صوبہ باندندو (کانگو۔کنشاسا) کے 10ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(حافظ مزمل شاہد۔مبلغ سلسلہ کانگو)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ باندندو کو امسال اپنا 10واں جلسہ سالانہ یکم و2/اپریل 2016ء کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

باندندو شہر صوبہ KWILU کا کیپیٹل ہے جو کنشاسا سے تقریباً چار سو کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر جماعت کا قیام 2005ء میں عمل میں آیا۔اب یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ اور ایک خوبصورت مسجد ''مسجد نور'' بھی ہے جو اپنے محل وقوع کے حوالے سے بہت اچھی جگہ پر واقع ہے۔ یہ مسجد گورنر ہاؤس سے 50 میٹر کے فاصلے پر تعمیر کی گئی ہے جس کے نزدیک ہی صوبائی اسمبلی کی عمارت بھی واقع ہے۔ اس خوبصورت مسجد کو صوبہ باندوندو کی سب سے وسیع مسجد ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

جلسہ گاہ برلب دریا ایک وسیع و عریض جگہ پر واقع ہے۔ پہلے جلسہ کا انعقاد مسجد میں ہی کیا جاتا تھا مگر جلسہ کی وسعت کے پیش نظر اب اس کا انعقاد اس جگہ پر کیا جاتا ہے۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے خدام نے بہت محنت سے مسلسل تین ماہ کام کیا۔ امسال جلسہ گاہ میں مستقل کچن کی تعمیر کی گئی اور لوائے احمدیت لہرانے کے لئے بھی مستقل جگہ کی تعمیر کی گئی۔

مرکزی وفد کی آمد اور استقبال

مکرم حافظ عطاء الحلیم صاحب قائم مقام مشنری انچارج اور مکرم فرید بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ پر مشتمل ایک وفد 30 مارچ کو بذریعہ جیپ یہاں پہنچا۔ مکرم عمر ابدان صاحب قائم مقام امیر کانگو کنشاسا یکم اپریل کی صبح بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے۔ اس موقع پر ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ یہ وفد ایک قافلے کی صورت میں مشن ہاؤس پہنچا۔ اگلے روز وفد کی آمد کی کوریج ٹی وی اور ریڈیو پر نشر کی گئی اور مکرم قائم مقام امیر صاحب کا انٹرویو بھی نشر کیا گیا۔

جلسہ کا پہلا دن

جلسہ کے پہلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن اور درس الحدیث پیش کیا گیا۔

شام 3 بجکر 50 منٹ پر تقریب پرچم کشائی ہوئی۔ قائم مقام امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم احمد IWINI صاحب نے کانگو کا پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کی تقریب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم قائم مقام امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا جس میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے مقاصد پر روشنی ڈالی اور اس حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پیش کئے۔ آپ کے بعد مکرم نورالدین MENGETI صاحب نے مالی قربانی کے حوالے سے جبکہ مکرم محمد BOLEME صاحب نے ''امن عالم کا قیام انصاف کے قیام کے بغیر ممکن نہیں'' کے حوالہ سے تقاریر کیں۔

نومبائعین کے تاثرات

مکرم جمعہ BOMBA صاحب نے جن کا تعلق جماعت MUSHI سے ہے، کہا کہ انہیں پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ جماعت احمدیہ کا نظم وضبط مثالی ہے۔ تقاریر متاثر کن ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد زندگی میں سکون آ گیا ہے۔

مکرم یونس صاحب نے جن کا تعلق Ombali گاؤں سے ہے، کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے مالی حالات اچھے نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب مالی حالات بہت اچھے ہو گئے ہیں اور قربانی کا موقع مل رہا ہے۔

مکرمہ عائشہ صاحبہ نے جن کا تعلق Nsimukuni گاؤں سے ہے کہا کہ احمدیت قبول کرنے سے پہلے اُن کے بچے پیدا ہو کر جلدی فوت ہو جاتے تھے۔ جب سے احمدیت قبول کی ہے اللہ تعالیٰ نے صحت مند اولاد عطا کی ہے۔

مکرم عبدل Moke صاحب نے جن کا تعلق باندندو شہر سے ہے کہا کہ پہلی دفعہ جلسہ میں شرکت کی ہے اور جذبات ناقابل بیان ہیں۔ جب بھی مجھے کوئی مشکل کسی بھی دفتری یا ذاتی معاملے میں ہوتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں چندہ الگ کر دیتا ہوں اور وہ مشکل بلا استثناء دُور ہو جاتی ہے۔

مجلس سوال و جواب

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سوال و جواب کا سیشن تھا جس میں حاضرین جلسہ نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ مکرم عمر ابدان صاحب نے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے۔

جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن، درس الحدیث اور درس ملفوظات پیش کیا گیا۔

دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و قصیدہ کے بعد مکرم ہارون Kongolo صاحب نے جمعہ کی اہمیت اور جلسہ سالانہ کے مقاصد کے حوالے سے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ظفر Lonkeli صاحب نے اسلام میں جہاد پر تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم علی Tkala صاحب نے تمباکو نوشی، شراب نوشی، دہشت گردی، انٹرنیٹ اور جوئے کے معاشرے پر پڑنے والے برے اثرات کا ذکر کیا۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم عبداللہ Undukute صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان ''اسلام میں عورت کا مقام'' تھا۔

جلسہ کا آخری سیشن

جلسے کے آخری سیشن میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم محمد BOLEME صاحب نے دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد مکرم احمد IWINI صاحب نے امن عالم کے قیام کے لئے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی مساعی جمیلہ پر تقریر کی اور اس تقریر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے مختلف سربراہان مملکت کو لکھے گئے خطوط کا اجمالی خاکہ پیش کیا جس کو حاضرین نے بہت سراہا۔ اس کے بعد مکرم عمر ابدان صاحب قائم مقام امیر نے اختتامی تقریر میں اسی موضوع پر مزید روشنی ڈالی۔

مہمانان کرام کے تأثرات

مکرم سعدی Takata مشیر صوبائی وزیر منصوبہ بندی نے کہا کہ جلسہ میں امن کا پیغام دیا گیا، پہلی دفعہ شرکت کی ہے۔ جماعت احمدیہ جو تصویر اسلام کی پیش کرتی ہے وہ انتہائی مسحور کن ہے۔

مکرم کرنل سعیدی بن مالک جو کہ پولیس کے لاجسٹکس کے صوبائی چیف ہیں، نے کہا کہ جلسے میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی اور اسلام کی امن پسند تعلیم کو جس طرح آپ لوگ پیش کرتے ہیں وہ جماعت احمدیہ کا خاصہ ہے۔

میئر آف باندندو کے پروٹوکول آفیسر نے کہا کہ اسلام کے بارے میں جو منفی تاثر تھا وہ آج جلسے میں شرکت کر کے دور ہو گیا ہے۔ آج سے مجھے احمدی ہی سمجھا جائے۔

حاضری

جلسہ میں 31 جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ احمدی افراد کی تعداد 432 تھی جبکہ مہمانوں کی تعداد 274 تھی۔ امسال 20 افراد کا وفد ایسا بھی تھا جو 500 کلومیٹر کا سفر کشتی پر طے کر کے 2 ہفتوں میں جلسے کے لئے پہنچا تھا۔ اس کے علاوہ کئی درجن افراد 80 کلومیٹر سے زائد کا سفر پیدل طے کر کے آئے۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

میڈیا کوریج

جلسے کی کوریج NZONDO TV، RADIO VENUS,RADIO BDD, FM,RADIO CONCORD کی گئی جس کے ذریعہ جماعت کا پیغام قریباً دو لاکھ افراد تک پہنچا۔

صوبہ سینٹرل کانگو کے 8ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(فرہاد احمد کاہلوں۔مبلغ سلسلہ سنٹرل کانگو)

الحمدللہ ثم الحمدللہ جماعت احمدیہ صوبہ کونگو سینٹرل کو اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ 23/اپریل 2016ء کو کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سے دو روز قبل مکرم عمر ابدان صاحب قائمقام امیر جماعت اور نیشنل صدر صاحبہ لجنہ تشریف لائے۔ 22 اپریل کو جمعہ کی نماز کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔

جلسہ کی اطلاع بذریعہ میڈیا

صوبہ کونگو سینٹرل میں پانچ مختلف ریڈیو اسٹیشنز پر جماعت کے ہفتہ وار پروگرام نشر ہوتے ہیں ان تمام ریڈیوز پر ایک ماہ قبل جلسہ کی اطلاع اور دعوت نامہ نشر کیا گیا۔ علاوہ ازیں لوکل ٹی وی RTNB پر بھی جلسہ کا اعلان اور پروگرام دے کر جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔

افتتاحی تقریب اور پہلا سیشن

قائمقام امیر صاحب نے لوائے احمدیت اور مقامی صدر صاحب جماعت نے کانگو کا پرچم لہرایا جس کے بعد دعا کروائی گئی۔

جلسہ کے پہلے سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم

کے بعد مہمان خصوصی نے افتتاحی کلمات کہے جس کے بعد تقاریر کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ تقاریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات، مالی قربانی کی اہمیت وضرورت اور اسلام میں عورت کا مقام کے موضوعات شامل تھے۔ ان عناوین پر لوکل معلمین نے فرنچ زبان میں تقاریر کیں۔

اس کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کر کے ادا کی گئیں اور دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔

دوسرا سیشن

اس سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد دس شرائط بیعت پیش کی گئیں۔ اس سیشن میں غیر از جماعت مہمان جن میں یونیورسٹی کے پروفیسرز، پولیس آفیسرز، فوج کے نمائندے، امیگریشن آفیسر، تحصیل ایڈمنسٹریٹر، وکلاء، ججز، ڈاکٹرز اور کاروباری حضرات کے علاوہ تقریباً تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے معزز مہمانان کرام شامل ہوئے تھے۔ اس سیشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی امن عامہ کے لئے کوششیں اور نصائح، اسلام پر ہونے والے اعتراضات اور ان کے جوابات جیسے موضوعات پر مقررین نے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مہمانوں نے دل کھول کر اسلام کی تعلیمات کی صداقت کا اعتراف کیا اور حقیقی اسلام یعنی احمدیت کی خدمت انسانیت اور اسلام کے حقیقی پیغام پہنچانے پر خراج تحسین پیش کیا۔

پھر سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا اور آخر پر شاملینِ تقریب کو کھانا پیش کیا گیا۔

براہ راست میڈیا کوریج

جلسہ کا آخری سیشن لوکل ٹی وی GKV پر براہ راست نشر کیا گیا۔ یہ ٹی وی گرد ونواح کے بیس کے قریب چھوٹے بڑے شہروں کو کور کرتا ہے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ سارے شہر ہمارے ساتھ جلسہ میں شامل ہیں۔ جلسہ کا دن بالخصوص اور باقی دن بالعموم جس جس طرف سے بھی گزر ہوا لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ انہوں نے جلسہ کی تمام کارروائی دیکھی ہے اور وہ اسلام کی پُرامن تعلیمات سن کر بہت خوش ہیں۔ اس کے علاوہ 6 ریڈیو سٹیشنز پر بھی

ریکارڈنگ چلوانے کا انتظام ہوگیا۔

بارش کے موسم میں طوفانی بارشوں سے جلسہ کے دنوں میں محفوظ رہنا کسی معجزہ سے کم نہیں اور یہ سب اللہ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔

مہمانوں کے تأثرات

ایڈووکیٹ Mr Aremius نے جلسہ کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی جماعت کی تعلیمات اسلام کی حقانیت کو عملی طور پر ثابت کرتی ہیں۔ آج ہم نے اسلام کی صحیح تصویر معلوم کی ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان گفت وشنید کے بہت سارے مواقع پیدا کرنے چاہئیں اور پادری صاحبان اور میڈیا کو مدعو کرنا چاہیے اس طرح سے امن ومحبت کے ماحول میں مسلمان اور عیسائی مل جُل کر زندگی گزار سکیں گے۔

اہل سنت والجماعت کے ایک امام بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آج جو جماعت احمدیہ نے اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کیں ہم اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ میں عوام سے بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اس بات کا عہد کریں کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں اور اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اپنی غلط قسم کی تحریکات کو ختم کردیں۔ آج کے دن یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ اسلام امن، برداشت، بھائی چارہ اور پیار کی تعلیم دیتا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا کہ خاکسار جماعت کا ایک دوست ہے۔ ہر موقع پر جماعت احمدیہ کپڑوں اور اشیاء خورونوش کے ساتھ قیدیوں کی مدد کرتی ہے۔ یہ ان تعلیمات کا اثر ہے جو قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں جماعت پیش کرتی ہے۔ آج کے دن میں اس بات کی تصدیق بھی کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے اپنی جیل کے اندر قیدیوں پر تشدّد کا سلسلہ ختم کردیا ہے۔ ہم نے آپ کا پیغام قبول کرلیا ہے اور دوسروں تک بھی پہنچائیں گے۔ آخر پر یہ تمنا ہے کہ تمام شاملین جلسہ جماعت احمدیہ کی طرف سے دی جانے والی اسلامی تعلیمات کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ ہم نے تقاریر سنیں اور ہم بہت خوش ہیں۔

کل حاضری

جلسہ سالانہ میں 750 مرد وخواتین نے شمولیت اختیار کی۔ بچے ان کے علاوہ تھے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 31 مارچ 2016ء بروز جمعرات 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم علم دین صاحب مرحوم آف گلارچی، سندھ۔ حال یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ 23/مارچ 2016ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی ابراہیم صاحبؓ آف ساہیوال صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ آپ نے زیادہ عرصہ سندھ میں گزارا۔ پندرہ سال تک جرمنی اور اب چار سال سے یوکے میں اپنی بیٹی کے ساتھ رہ رہی تھیں۔ قریباً ایک سال سے بوجہ کینسر بیمار تھیں۔ بہت نیک، نماز روزہ کی پابند، تہجد گذار اور ملنسار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ خانہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب منڈاشی مرحوم آف قادیان)

18 مارچ 2016 کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا خلافت سے وفا اور محبت کا خاص تعلق تھا۔ MTA پر حضور انور کا خطبہ سننے کا خاص اہتمام کرتیں اور دوران خطبہ حضور انور کے لئے دعائیں ورد زبان رکھتیں۔ مرکز احمدیت قادیان سے آپ کو بے حد محبت تھی۔ اپنی عمر کے آخری 30 سال آپ نے قادیان میں ہی گزارے۔ اَن پڑھ ہونے کے باوجود قرآن کریم پڑھنا سیکھ لیا اور بہت سی دعائیں زبانی یاد کرلیں۔ مرحومہ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور جماعتی تقریبات میں شوق سے شامل ہوتی تھیں۔ آخری وقت تک صوم وصلوٰۃ کی پابند رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب واقف زندگی ہیں اور ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن ووقف عارضی) قادیان اور ایک داماد مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد ریاض سراء صاحب۔ ربوہ)

یکم مارچ 2016 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کو دوڑ ضلع نوابشاہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ منکسر المزاج، غریب پرور، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گذار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا اور چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔ روزانہ اخبار الفضل کا مطالعہ کرتیں اور جس دن کسی وجہ سے اخبار نہ پہنچتا تو سارا دن آپ کو فکر لگی رہتی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ نے اپنی زندگی میں ہی حصہ وصیت مکمل ادا کردیا تھا۔

(3) مکرم اے بشیر احمد صاحب (ابن مکرم اے علیم اللہ صاحب آف تامل ناڈو، بھارت)

22 جنوری 2016ء کو 28 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے دسویں جماعت پاس کرکے اپنی زندگی وقف کی اور قادیان میں آگئے لیکن گردوں کی بیماری کی وجہ سے انہیں اپنے وطن واپس جانا پڑا۔ پنجوقتہ باجماعت نمازوں کے پابند تھے نیز رات دیر تک نوافل ادا کرتے اور گھر والوں کو بھی نمازوں کی تلقین کرتے رہتے۔ جس ہسپتال میں زیر علاج تھے وہاں انتظامیہ کو درخواست کرکے دواؤں اور انجکشن کے سلسلہ میں غرباء کے لئے خاص سہولت دلوائی۔ غرباء سے اس ہمدردی کی وجہ سے علاقہ کے لوگوں نے ان کی بہت تعریف کی۔ خلافت اور نظامِ جماعت سے بے حد محبت رکھتے تھے۔ حضور انور کے خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتے تھے اور خلافت کی ہر تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ مرحوم کے ایک بھائی مکرم خلیل احمد صاحب معلم سلسلہ ہیں اور آجکل بدر اخبار کے تامل ایڈیشن کے لئے بحیثیت انسپکٹر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(4) مکرم محمد اسلم صاحب (ابن مکرم محمد رفیق صاحب۔ گروس گیراؤ، جرمنی)

16 مارچ 2016ء کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جب ناصر باغ گروس گیراؤ میں مسجد کی تعمیر ہوئی تو اس وقت سے لے کر اب تک لوکل، ریجنل اور مرکزی سطح پر شعبہ ضیافت میں خدمت انجام دیتے رہے۔ حادثہ والے دن بھی ناصر باغ میں ایک جماعتی پروگرام میں ضیافت کے فرائض انجام دینے کے بعد واپس گھر آکر گاڑی پارک کرکے باہر نکلے تو دوسری طرف سے آنے والی تیز رفتار گاڑی سے ٹکرانے کے باعث شدید زخمی حالت میں ہسپتال لائے گئے جہاں دس دن زیر علاج رہنے کے بعد وفات پاگئے۔ مرحوم ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خوش مزاج، ملنسار اور محنتی انسان تھے اور سب رشتہ داروں، ہمسایوں اور اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا خیال رکھتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(5) عزیزہ امۃ الہادی (بنت مکرم قمر الضیاء صاحب شہید۔ کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ)

24 مارچ 2016 کو تقریباً پانچ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پیدائشی طور پر دل کے مرض میں مبتلاء تھیں۔ مستقل دواؤں سے علاج تو ہو رہا تھا لیکن والد کی شہادت کے بعد انہیں بہت یاد کرتی رہتی تھیں اور وفات سے تین دن قبل اس میں بہت زیادہ شدت آگئی تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 07 مارچ 2016ء بروز جمعرات 12 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ آسیہ مبارک صاحبہ (اہلیہ مکرم مبارک احمد بشیر صاحب۔ آف کارڈف، یوکے) کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

آپ 4 اپریل 2016ء کو 40 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کا دو ماہ قبل دل کا کامیاب آپریشن ہوا تھا۔ ایک ہفتہ قبل آپ کو سانس کی تکلیف ہوگئی اور ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا لیکن اس سے قبل ہی اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ 2013ء میں ربوہ سے یوکے آئیں۔ ربوہ اور کارڈف میں بطور سیکرٹری خدمت خلق جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ کا خلافت اور جماعت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا اور آپ ہمیشہ خدمت کے لئے تیار رہتی تھیں۔ نظام جماعت کی ہر طرح پابندی اور پاسداری کرتیں۔ مرحومہ بہت نیک، نماز و روزہ کی پابند خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ خلیق النساء صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد مجید صاحب سلیجہ آف کانپور، حال قادیان)

29 فروری 2016ء کو 90 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے قادیان میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے خاوند مکرم محمد مجید صاحب سلیجہ مرحوم نے 1952 میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ قادیان آکر بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد غیر احمدی مولویوں نے مرحومہ پر بہت دباؤ ڈالا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے تم اپنی بچیوں کو لے کر اپنے خاوند سے علیحدہ ہوجاؤ لیکن مرحومہ نے استقامت دکھائی اور راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں کرتی رہیں۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے آپ پر بھی حق کھول دیا اور آپ بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوگئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتیں اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی کے علاوہ صدقہ وخیرات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد سوز صاحب مرحوم سابق ناظر تعلیم قادیان) نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی ہیڈ مسٹریس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئی ہیں۔

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد کاہلوں صاحب۔ دارالیمن وسطی حمد۔ ربوہ)

یکم جنوری 2016ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، مہمان نواز، ملنسار، غریب پرور، بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتیں اور جماعتی رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ نو سال تک بطور صدر لجنہ ٹھرو منڈی ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ وفات سے چند روز قبل سیکرٹری مال کو گھر بلاکر وصیت کا حساب مکمل ادا کرنے کے بعد اضافی چندہ بھی دیا۔ مرحومہ حضرت چوہدری فتح دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔

(3) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم رحمت علی ظہور صاحب آف شالامار ٹاؤن لاہور)

26 مارچ 2016ء کو بعمر 68 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نمازوں کی پابند اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرنے والی نیک اور

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

رحمدل خاتون تھیں۔آپ نے بہت ساری دعائیں زبانی یاد کررکھی تھیں۔طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں۔ محلے کے احمدی اور غیراحمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ خلافت سے بہت لگاؤ تھا اور حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت اہتمام سے سنتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4)مکرم مبشر احمد جاوید صاحب (آف ملتان)

23فروری 2016ء کو بعمر 59سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم گذشتہ 18سال سے بطور خادم مسجد بیت السلام خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ انتہائی فرض شناس اور نڈر احمدی تھے۔ ہردم چوکس اور ہوشیار نظر آتے تھے۔مرحوم نے ایک جماعتی کیس میں تین ماہ تک جیل میں قید و بند کی صعوبت بھی برداشت کی۔مرحوم کو خدمت دین کا جنون کی حد تک شوق تھا اور آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ مرحوم بہت فراخ دل اور ہمدرد انسان تھے۔ دوسروں کی خدمت کرکے خوشی محسوس کرتے تھے۔ بڑے اخلاص سے اپنے مرحوم بھائی کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے تمام اخراجات اور کفالت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔

(5)مکرم خلیل الرحمٰن صاحب (ابن مکرم انیس الرحمٰن صاحب مرحوم۔ربوہ)

27مارچ 2016ء کو ایک حادثہ کے باعث 38برس کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم دارالصناعۃ میں کام کرتے تھے۔ڈیوٹی پر جارہے تھے کہ ایک ٹریفک حادثہ میں موقعہ پر ہی وفات پا گئے۔ مرحوم نہایت خاموش طبیعت اور نرم مزاج کے مالک انسان تھے۔کبھی کسی سے تلخ بات نہ کرتے اور ہمیشہ سب سے مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

آسٹریلیا میں اِملی کے قدیم درخت،مسلمان تاجروں کی سدابہار یادگار

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)

عموماً یہی کہا اور سمجھا جاتا ہے کہ آسٹریلیا کو سب سے پہلے برطانوی کپتان جیمز کک (Captain James Cook) نے 1770 میں ''دریافت'' کیا تھا حالانکہ اس سے کہیں قبل پرتگالی،فرانسیسی اور ولندیزی (Dutch) مہم جُو اس براعظم میں اپنے قدم رکھ چکے تھے لیکن نامساعد حالات نے انہیں یہاں سے رخصت ہوجانے پر مجبور کردیا، اور پھر ان سے بھی کئی سو برس قبل انڈونیشیا کے مسلمان تاجروں کی آسٹریلیا میں آمدورفت کے ٹھوس شواہد بھی موجود پائے گئے ہیں جو جدید محققین کے مطابق سن 1500ء سے ہی اس براعظم سے نہ صرف واقف تھے بلکہ یہاں کے مقامی باشندوں کے ساتھ تجارتی اور معاشرتی تعلقات بھی استوار کرچکے تھے۔ یہ تعلقات شمالی آسٹریلیا کے ساحلوں میں پائے جانے والے کھیرا نما سمندری جانور (Sea Cucumber) کی وجہ سے شروع ہوئے تھے جس کی یہاں مخصوص مہینوں میں بہتات ہوتی ہے اور جس کی چین میں بے تحاشا مانگ ہوتی تھی چنانچہ انڈونیشیا کے مسلمان تاجر جو ماضی کی ایک مشہور تجارتی بندرگاہ کے حوالے سے Macassans کہلاتے ہیں، ہرسال شمالی آسٹریلیا کا رخ کرتے اور بھاری مقدار میں یہاں سے یہ ''سمندری کھیرے'' پہلے انڈونیشیا اور پھر وہاں سے چین برآمد کرکے کثیر زرمبادلہ کماتے۔ مقامی باشندوں کی نسل درنسل مروی تاریخ اور میلبورن کی Monash یونیورسٹی کے ایک محقق John Bradley کے مطابق ان مسلمان تاجروں نے شمالی آسٹریلیا کے قدیم مقامی (Aborigines) باشندوں سے برابری کی سطح پر اور دوطرفہ لین دین کی بنیاد پر یہ تجارتی تعلقات قائم اور استوار کئے تھے اور سفید فام غیرمسلم اقوام کے برعکس ان کی طرف سے کسی استعمار، استحصال یا نسل کشی جیسے گھناؤنے جرائم کے ارتکاب کی روایات یا شواہد موجود نہیں۔ (بی بی سی نیوز اشاعت 24/جون 2014ء زیرعنوان "When did Islam come to Australia")۔

اسلامی تصوّرِ توحید، کچھ عربی الفاظ ، بادبانی کشتیوں اور دستکاریوں کے علاوہ انڈونیشیا کے ان مسلمان تاجروں کی ایک یادگار شمالی آسٹریلیا میں پائے جانے والے اِملی (Tamarindus Indica) کے سینکڑوں برس پرانے درخت بھی ہیں جو انہوں نے پہلی مرتبہ اس براعظم میں متعارف کروائے۔ یہاں کے شمال مغربی علاقہ جات اِملی کے ان قدیم سدابہار درختوں کے لئے مشہور ہیں۔اِملی طویل سمندری سفروں میں متلی کے لئے بھی مفید ہوتی تھی اور ملاحوں اور مچھیروں میں وٹامن سی اور زِنک (Zinc) کی کمی کی وجہ سے پیدا ہونے والی جلدی اور اندرونی بیماریوں (مثلاً Scurvy) کے لئے بھی امرت دھارا تھی۔اس کا گودا چٹنی کے طور پر، تو پانی ہیضہ کی صورت میں جسم میں نمکیات اور شکر کی کمی پورا کرنے کا کام کرتا۔اِملی آغاز حمل کی متلی میں بھی مؤثر ہوتی ہے اور اس میں پائی جانے والی فولک ایسڈ جنین کے اعصابی نظام کی افزائش کرتی ہے۔آج کل فولک ایسڈ حمل کے پہلے تین مہینوں میں لازماً استعمال کروائی جاتی ہے۔امریکہ میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق املی کے سوگرام گودے میں وٹامن سی کے علاوہ ملٹی وٹامن (بی کمپلیکس، vitamin A,E,K, وغیرہ)،معدنیات (فولاد، کیلشیم ، زِنک، سیلینیم، فاسفورس، میگنیشیم) اور نمکیات (سوڈیم، پوٹاشیم) بھی موجود ہوتے ہیں۔املی کی گٹھلیوں سے ایسا تیل بھی کشید کیا جاتا ہے جو خشک آنکھوں کی جلن دور کرتا ہے۔

آنکھوں کی ٹھنڈک،جسم کی طاقت اور زبان کی لذت کا سامان کرنے کے علاوہ املی کا چھتنا ور درخت اس زمانہ میں آسٹریلیا کی تپتی دوپہروں میں اپنے گھنے سایہ تلے غریب الوطن اور مقامی مسافروں کو ٹھنڈی چھاؤں بھی فراہم کرتا ہوگا، بقول شاعر

بیٹھ جاتے ہیں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے
ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے!

بقیہ:مختصر عالمی جماعتی خبریں ازصفحہ نمبر 4

بقیہ:مختصر عالمی جماعتی خبریں ازصفحہ نمبر 4

ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔''

❁......ایک اور عیسائی پادری مکرم Yosef Aoyama صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ''مسجد بیت الاحد آکر سکون قلب محسوس ہوتا ہے۔مسجد کے دروازے اور احمدیوں کے دل واقعی ہر مذہب وملت کے شخص کے لئے کھلے ہیں۔محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا سلوگن دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور افراد جماعت کی مہمان نوازی اس سلوگن کا عملی نمونہ ہے۔''

❁......یونیفکیشن چرچ کے نمائندہ نے کہا'' ہم قرآن کو مسلمانوں کے مذہبی معاملات اور صرف نماز روزہ جیسے مسائل کی کتاب سمجھتے تھے۔ آج قرآن کریم کا تعارف حاصل کرکے پہلی دفعہ علم ہوا ہے کہ اس میں تو مریم نام کی سورۃ ہے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ اور دیگر بنی اسرائیلی نبیوں کے بارہ میں بائبل کی طرف بلکہ اس سے بھی بڑھ کر عزت واحترام کی بات کرتا ہے۔ان کے معجزات اور پاکیزہ زندگی کا قائل ہے۔''

تقریب میں شامل دیگر مہمانوں نے مسجد کی زیارت کے بعد مسجد کی خوبصورت،تعمیراتی ڈیزائن،مسجد کے ماحول اور جماعت احمدیہ جاپان کی مہمان نوازی کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

ایک جاپانی کا قبول اسلام

سیمینار اور مجلس سوال وجواب کے بعد تمام حاضرین کو اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔اس موقع پر ایک جاپانی دوست مکرم Masanori Honda صاحب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں آج سے اسلام کی حقیقت کا قائل ہوگیا ہوں۔مَیں احمدی مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں اور یہ عہد کرتا ہوں کہ بقیہ زندگی قرآن کریم کے مطالعہ اور احمدی کے طور پر گزاروں گا۔موصوف نے اپنے لئے ''احمد'' نام پسند فرمایا اور نماز عصر کی ادائیگی کے بعد کلمہ شہادت اور عہد بیعت دہرا کر اسلام احمدیت میں داخل ہو گئے۔فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

☆......☆......☆

ڈنمارک

جماعت احمدیہ ڈنمارک کے زیراہتمام نمائش قرآن کریم و بک سٹال

نارتھ شیلنڈ کے ایک بڑے شہر Nykøbing Falster کے سپورٹس کمپلیکس میں ہرسال ایک نمائش منعقد ہوتی ہے جس میں گزشتہ سال سے جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی قرآن کریم اور جماعتی کتب کی نمائش پر مشتمل سٹال لگایا جارہا ہے۔امسال یہ نمائش 12 اور 13 فروری بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوئی جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے کل 74 سٹالز تھے۔ جماعت احمدیہ کا سٹال باقی مذہب سے تعلق رکھنے والے سٹالوں سے مختلف نوعیت کا حامل تھا۔نمائش سے ایک روز قبل قرآن کریم کے مختلف تراجم، ڈینش، انگلش اور عربی زبان میں کتب اور قرآنی تعلیمات پر مشتمل خوبصورت بینرز آویزاں کردئے گئے تھے۔12 فروری کو صبح دس بجے نمائش کا افتتاح عمل میں آیا اور زائرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا یہ سٹال بھی لوگوں کی خصوصی توجہ کا باعث رہا۔اور زائرین کی کثیر تعداد نے سٹال کو دیکھا اور قریباً 500 لوگوں نے جماعتی تعارف پر مشتمل فولڈرز بھی حاصل کئے ۔ علاوہ ازیں قریباً150 ڈینش احباب نے نہ صرف سٹال دیکھا بلکہ اسلام واحمدیت کے بارے میں سوالات بھی کئے جن کے جوابات مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ سلسلہ ناکسکو اور ڈاکٹر صہیب احمد صاحب نے دیئے۔ ڈینش احباب کے علاوہ سیریا سے تعلق رکھنے والے آٹھ عرب احباب نے بھی جماعت کے سٹال کو وزٹ کیا اور عربی میں جماعتی لٹریچر حاصل کیا۔

محمد زکریا خان صاحب امیر ومبلغ انچارج ڈنمارک نے بتایا کہ ایک ٹی وی چینل نے غیراحمدی مسلمانوں کی مساجد اور ان کے اماموں کے بارے میں چند ڈاکومنٹری پروگرامز نشر کئے جس میں مسلمانوں میں عورتوں کے حقوق اور رجم جیسے مسائل پر علماء کے بیانات تھے۔جو اس وقت میڈیا میں زیر بحث ہیں اور زبان زد عام ہیں۔ اس صورتحال کی بنا پر نمائش کے موقع پر ڈینش افراد کی طرف سے اسلام کے بارے میں ملا جلا ردعمل دیکھنے میں آیا۔ بعض ڈینش افراد نے سٹال دیکھتے ہوئے اوّلاً مخالفت کے انداز میں سوالات کیے مگر جب انہیں پتہ چلا کہ یہ جماعت احمدیہ کا سٹال ہے تو پھر اس امر کو سراہا کہ جماعت احمدیہ صحیح اسلامی تعلیم کو پھیلا رہی ہے۔ایک موقع پر دو ڈینش سٹال پر آئے اور اعتراض کیا کہ اسلام میں عورتوں کے کوئی حقوق نہیں ہیں۔انہیں اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارہ میں ایک کتابچہ اور جماعتی تعارف پر مبنی فولڈر دیا گیا جو وہ لے کر اور مخالفانہ رویہ کا اظہار کرتے ہوئے چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد وہ دوبارہ سٹال پر آئے اور کہا کہ ہم نے ان فولڈرز کو پڑھا ہے۔ اَب انہیں اس بات کا علم ہوگیا ہے کہ جماعت احمدیہ عام مسلمانوں سے مختلف ہے اور یہ امن کی تعلیم دیتی ہے۔اس دوران انہوں نے ایک لوکل اخبار کے جرنلسٹ سے بھی ازخود رابطہ کیا اور انہیں جماعت کے سٹال کے بارے میں بتایا۔اس پر اخباری نمائندہ نے بھی ان کے ساتھ سٹال کو وزٹ کیا اور سٹال پر مکرم ڈاکٹر صہیب احمد صاحب سے مختلف سوالات کئے اور پھر اخبار میں بڑے اچھے الفاظ میں سٹال کی فوٹو کے ساتھ خبر شائع کی جس میں یہ لکھا کہ جماعت احمدیہ کے سٹال کو بہت سے لوگوں نے وزٹ کیا اور یہ لوگوں کی توجہ کا باعث رہا۔

مذکورہ ٹی وی پروگراموں کی وجہ سے اسلام میں رجم کی سزا کے بارے میں اکثر ڈینش افراد نے سوالات کیے۔ نیز انہیں یہ بتایا گیا کہ جماعت کی طرف سے سن 2008ء میں رجم کی سزا کے بارے میں ایک تفصیلی مضمون ڈینش اخبار میں پہلے ہی شائع ہوچکا ہے۔ اس مضمون کی فوٹو کاپیاں بھی سٹال پر رکھی گئی تھیں جو انہیں دی گئیں۔اس طرح اسلام احمدیت کا پیغام کثیر تعداد تک پہنچا

☆......☆......☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم بہادرخان صاحب درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم دلاور خانصاحب نے اپنے والد محترم بہادر خانصاحب کا ذکرخیر کیا ہے۔ قبل ازیں آپ کا تذکرہ 20 مئی 2005ء کے شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں کیا جاچکا ہے۔

محترم بہادر خان صاحب گاؤں 'ادرحمہ' ضلع سرگودھا میں 1907ء میں پیدا ہوئے۔ صرف پانچ سال کی عمر میں شفقتِ پدری سے محروم ہوگئے۔ آپ کے والد حضرت میاں شادی خان صاحبؓ (ولد محترم میاں محمد خان صاحب) نے ادرحمہ سے پیدل قافلہ میں شامل ہوکر حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت اور بیعت کا شرف قادیان پہنچ کر حاصل کیا تھا۔

محترم بہادر خان صاحب نے گاؤں میں ہی تھوڑی بہت تعلیم حاصل کی تھی۔ لیکن قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر نیز کتب حضرت اقدسؑ باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔ اپنا وقت دعائیں پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے گزارنا پسند کرتے۔ آپ کا قد درمیانہ، گندمی رنگ، سیاہ آنکھیں اور چہرہ خوبصورت نورانی تھا۔ سادہ اور صاف ستھرا لباس استعمال کرتے تھے۔ ہمسایوں اور مہمانوں سے بہت محبت رکھتے اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ ہر واقف اور ناواقف شخص کی مدد کرتے تھے۔ بیماروں کی تیمارداری میں ضرور حصہ لیتے۔ صاحبِ رؤیا وکشوف تھے۔ تقسیمِ ہند سے قبل خوابوں میں ہی حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پاکر قادیان چلے آئے اور پھر یہیں کے ہوگئے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے محدود وسائل کے پیش نظر بعض درویشوں کو فارغ ہوکر اپنا کاروبار کرنے کی تحریک کی اور کچھ کام بھی سکھلائے۔ آپ بھی لبیک کہتے ہوئے اپنا کام کرنے لگے۔ اسی دوران قادیان میں سیلاب آیا تو آپ بھی دیگر درویشان کے ہمراہ خدمت خلق میں مصروف ہوگئے۔ آپ کو ان دنوں شدید بخار تھا۔ اس حالت میں کام کرنے کے نتیجہ میں شدید فالج کا حملہ ہوگیا اور جسم کا ایک حصہ متاثر ہوگیا۔ پھر کافی عرصہ کے بعد علاج معالجہ سے چلنے پھرنے کے قابل ہوئے۔ لیکن دفتر سے فارغ تھے اور کام بھی نہیں مل رہا تھا نیز بیماری کے باعث کافی عرصہ بڑی تکلیف سے گزارا۔ اُس وقت کئی افراد کے کنبہ کے آپ واحد کفیل تھے۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی نے آپ کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اور بہت محبت رکھتے تھے۔ اُن کے فرزند محترم مولانا برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ کی اچانک وفات پر آپ کو شدید دکھ ہوا۔ ایک رات آپ نے خواب میں مولوی برکات احمد صاحب کو جنت میں دیکھا اور پوچھا کہ کون کونسی نیکیاں کام آئیں۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ کچھ دکھی اور ضرورتمند احباب کی خدمت کا موقع ملا تو اللہ نے خوش ہوکر یہ جنت دی ہے۔

محترم بہادر خان صاحب کا نکاح 1952ء میں محترم حکیم مولوی واجد حسین صاحب مونگھیری کی بیٹی کے ساتھ ہوا۔ آپ کی وفات 15/اکتوبر 1982ء کو 75 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ نے ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ خدمت خلق کے کام بھی بہت کئے۔ مالی قربانی خود بھی کرتے اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے۔ آپ نے خود 1/8 حصہ کی وصیت کی تھی۔ تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں آپ کی یادگار ہیں۔

....

محترم قریشی عطاء الرحمٰن اعوان صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب ولد محترم حافظ محمد امین صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت حافظ محمد یامین صاحبؓ کے بڑے فرزند محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب 2/اگست 1912ء بروز جمعہ قادیان میں پیدا ہوئے اور یہیں سے میٹرک پاس کرکے صدر انجمن کی ملازمت میں آگئے۔ آپ ایک نہایت ہی بےنفس، غریب المزاج، سادہ زندگی بسر کرنے والے صفِ اوّل کے خادمِ سلسلہ تھے۔ ذاتی محنت اور اخلاص ومحبت کے ساتھ سلسلہ کی خدمت کرتے کرتے ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کے طور پر ریٹائرمنٹ کے بعد بھی خدمت پر مامور رہے۔

تقسیم ملک کے بعد پرانا کارکن ہونے کی وجہ سے دفتری معاملات میں آپ ایک اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ زمانہ درویشی میں آپ کو بطور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ ناظم جائیداد وتعمیرات کے فرائض بھی نہایت درجہ خوش اسلوبی سے بجالانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ہر کام بڑی بشاشت اور توجہ سے سرانجام دیتے۔ آپ ایک مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ سالہا سال مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے صدر بھی رہے۔ انصار کو بیدار کرنے کی خاطر آپ نے 1977ء میں ایک جیبی رسالہ ''الواح الہدیٰ'' کے نام سے مجلس انصار اللہ کی طرف سے شائع کیا۔ ایک عرصہ تک اخبار بدر کے مینجر کے طور پر بھی خوش اسلوبی سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔

آخری عمر میں آپ کو ذیابیطس ہوگئی تھی مگر اس کے باوجود سلسلہ کی خدمات میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ 2 فروری 1978ء کو آپ کی وفات امرتسر کے ہسپتال میں ہوئی اور تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں ہوئی۔

....

محترم مولانا عبدالرحیم اوگامی صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم سید ناصر احمد ندیم صاحب کے قلم سے محترم مولانا عبدالرحیم اوگامی صاحب کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔

کتابی چہرہ، ستواں ناک، لمبی اور سفید برف جیسی داڑھی، سر پر سفید اور اونچے طرّے والی پگڑی، ہاتھ میں عصا اور ہر موسم میں شیروانی زیب تن۔ خوبصورت حلیہ اور مخصوص لباس میں ملبوس رہنے والے یہ بزرگ وادی کشمیر کے معروف واعظ، خطیب اور مبلغ محترم مولوی عبدالرحیم صاحب اوگامی تھے جو 22/فروری 2008ء کو بعمر 80 سال وفات پاگئے۔ آپ کی سحرانگیز شخصیت کو راہ چلتے لوگ بھی رُک رُک کر دیکھا کرتے تھے۔ جہاں بھی کھڑے ہوتے وہاں نگاہوں کا مرکز بن جاتے۔

آپ اندازاً 1928ء میں اوگام نامی گاؤں میں عبدالعزیز ڈار صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے استاد حضرت مولوی قطب الدین صاحبؓ کے ذریعہ 1944ء میں بیعت کی اور 1946ء میں حصول تعلیم کے لئے قادیان چلے گئے۔ تبلیغ کا جنون تھا۔ عربی زبان پر عبور حاصل تھا اور مقامات حریری ازبر تھے۔ بعض اوقات علمی مجلس میں بوریت دُور کرنے کیلئے سبع معلقات میں سے منتخب اشعار سنا سناکر محفل کو قہقہہ زار بناتے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر عرب احمدیوں سے عربی میں گفتگو کرکے اپنی پیاس بجھاتے۔ عبادت گزار، تہجد گزار اور صاحب کشف بزرگ تھے۔ کافی عرصہ تک بحیثیت دیہاتی مبلغ خدمات سلسلہ سرانجام دیتے رہے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد بھی تبلیغی فریضہ کو اس رنگ میں ادا کرتے رہے کہ باقاعدہ مبلغین میں بھی بہت کم اس پایہ کے نظر آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی سے نوازا تھا جس کا بھرپور استعمال کرتے تھے۔ افراد جماعت کو ان سے ایک والہانہ محبت تھی اور وہ آپ کے منتظر رہا کرتے تھے۔ مستجاب الدعوات بزرگ اور عالم باعمل تھے۔ احمدی غیراحمدی سب آپ سے فیض یاب ہوتے۔ 313 درویشان کی فہرست میں آپ کا نمبر 100واں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اولاد اور مالی وسعت عطا کی تھی۔ موصی تھے۔ آخری عمر میں حصہ جائیداد کی ایک معقول رقم ادا کی۔

آپ کی وفات کے وقت موسم انتہائی ناساز اور برف باری کا تھا تاہم وادیٔ کشمیر کے کونے کونے سے احمدی احباب آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے۔ نعش قادیان لائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

....

محترم مولوی فیض احمد صاحب درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم شمس الدین مبارک (کارکن نور اسپتال) کے قلم سے اُن کے والد محترم مولوی فیض احمد صاحب کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم مولوی فیض احمد صاحب درویش 1928ء میں لائل پور (فیصل آباد) کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کو مکرم ماسٹر خان صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔

محترم مولوی صاحب واقف زندگی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر قادیان آگئے اور حفاظتِ مرکز کی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ بعدازاں دیہاتی مبلغ کے طور پر مہاراشٹر بھجوائے گئے۔ 1960ء میں مرحوم کا تبادلہ تیماپور کرناٹک اور پھر یادگیر میں ہوا جہاں مخلص تبلیغی پھل عطا ہوئے۔ یہ اور کئی قریبی جماعتیں حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحبؓ کے ذریعہ قائم ہوئی تھیں۔ آپ کی مساعی کے نتیجہ میں مزید جماعتیں قائم ہوئیں اور مخالفت بھی شدید ہونے لگی۔ یادگیر میں جماعت احمدیہ اور اہل سنت والجماعت کے درمیان 1963ء میں ایک زبردست مناظرہ بھی ہوا تھا جو کتابی شکل میں ''مناظرہ جماعت احمدیہ یادگیر'' کے نام سے شائع شدہ ہے۔ پھر آپ کو مرکز قادیان میں واپس بلوالیا گیا جہاں ریٹائرمنٹ تک آپ جامعہ احمدیہ میں خدمت کرتے رہے اور اعزازی طور پر دفتر انصاراللہ میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد چند سال مجلس انصاراللہ بھارت میں بطور قائد عمومی خدمت بجالاتے رہے۔ ننگل میں مسجد کی تعمیر کے لئے آپ نے بہت کوشش کی۔

آپ نہایت ہی سادہ طبیعت رکھتے تھے۔ تہجد گزار اور دُعاگو تھے۔ آپ کی اہلیہ اوّل سے ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہیں۔ اہلیہ اوّل کی وفات کے بعد دوسری شادی کی جس سے ایک بیٹا ہوا۔ 31 جولائی 2010ء کو محترم مولوی صاحب نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

....

محترم ولی محمد صاحب گجراتی درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم ولی محمد صاحب گجراتی ابن مکرم شاہ محمد صاحب شادی (آف گجرات) کا ذکرخیر شائع ہوا ہے جو پہلے سے قادیان میں مقیم تھے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران فوج میں بھرتی ہوگئے اور جنگ ختم ہونے پر فوج سے فارغ ہوکر واپس قادیان آگئے۔ بعدازاں حفاظتِ مرکز کے لئے منتخب ہوکر درویشی کی زندگی اختیار کرنے کی توفیق پائی۔

آپ دیہاتی وضع داری کا ٹھیٹھ نمونہ تھے۔ ہمیشہ تہہ بند اور ڈھیلی ڈھالی قمیص زیب تن کی۔ سر پر پگڑی یا پٹکا رکھتے تھے۔ چونکہ اَن پڑھ تھے اس لئے بطور مددگار کارکن اخلاص و وفا سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ انجمن سے پنشن پانے سے قبل بھی بھینس پالتے اور زمین ٹھیکہ پر لے کر چارا اور کچھ غلّہ وغیرہ کاشت کرلیا کرتے تھے۔ جب درویشان کی فیملیاں پاکستان سے آئیں تو آپ کی اہلیہ بھی مع دو بچیوں کے آگئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کُل چار لڑکے اور تین لڑکیاں عطا فرمائیں۔

مکرم ولی محمد صاحب کو دمہ تھا اور اسی کے ایک جان لیوا حملہ میں 27/فروری 1994ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

....

محترم ممتاز احمد ہاشمی صاحب درویش

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم ممتاز احمد ہاشمی صاحب کا ذکرخیر شائع ہوا ہے۔ جو قبل ازیں 30 جنوری 2009ء کے شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' کی زینت بن چکا ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23/مئی 2011ء میں مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے پس منظر میں کہی گئی اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

اے میرے شہیدو تمہیں یہ شان مبارک
یہ زندگی تابندگی ہر آن مبارک

پائندہ و رخشندہ ہو تابندہ ہو تم لوگ
منزل کی ہیں قندیل تمہاری یہ وفائیں
جس لب پہ ہو جس بزم میں ہو ذکر تمہارا
ہر دل سے نکلتی ہیں یہ پُرسوز دعائیں
یاربّ تیرے الطاف کی ہوں بارشیں ان پر
لاہور کی تر، جن کے لہو سے ہیں فضائیں
تحفہ وفا کیشی کا ہر دم سوئے آقا
لاہور سے جاتی ہیں جو پُرعزم ہوائیں

اے میرے شہیدو! تمہیں اعزاز مبارک
اور جانبِ فردوس یہ پرواز مبارک

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
July 15, 2016 – July 21, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday July 15, 2016

00:15 Tilawat: Surah Al-Nurooj, Surah At-Taariq, Surah Al-A'laa with Urdu translation.
00:45 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 29.
01:00 Reception In Brisbane: Rec. October 23, 2013.
02:15 Spanish Service
02:50 Pushto Service
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Imran, verses 154 - 172 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Rec. March 29, 1995.
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 98.
06:00 Tilawat: Surah Al-Ghaashiya, Surah Al-Fajr.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'good morals'.
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 30.
06:50 Reception At Baitul Muqeet Mosque – New Zealand: Recorded on November 02, 2013.
08:20 Rah-e-Huda: Recorded on July 09, 2016.
10:00 Indonesian Service
11:00 The Age Of Reform In Muslim India
11:30 Live Transmission From Baitul Futuh
12:00 Live Friday Sermon
13:00 Live Transmission From Baitul Futuh
13:35 Tilawat
13:50 Seerat-un-Nabi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) on the topic of 'Trust on Allah'.
14:30 Shotter Shondhane: Recorded on May 26, 2016.
15:30 The Age Of Reform In Muslim India [R]
16:00 Khilafat Amn Ilam Ki Zamant
16:20 Friday Sermon [R]
17:35 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 World News
18:30 Reception At Baitul Muqeet Mosque – New Zealand[R]
19:50 The Age Of Reform In Muslim India [R]
20:25 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:20 Rah-e-Huda [R]

Saturday July 16, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:30 Dars-e-Hadith
00:45 Yassarnal Qur'an
01:05 Reception At Baitul Muqeet Mosque – New Zealand
02:15 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
03:20 Rah-e-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 110.
06:00 Tilawat: Surah Al-Fajr, Surah Al-Balad with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith: The topic is 'pure intentions'.
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
06:50 Convocation Jamia Ahmadiyya Germany: Recorded on October 17, 2015.
08:05 International Jama'at News
08:35 Story Time: Programme no. 24.
09:00 Question And Answer Session
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
12:15 Tilawat
12:30 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Maidane Amal Ki Kahani
16:00 Live Rah-e-Huda
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Convocation Jamia Ahmadiyya Germany [R]
19:35 Faith Matters: Programme no. 194.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-e-Huda: Recorded on July 16, 2016.
22:30 Story Time: Programme no. 24.
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday July 17, 2016

00:05 World News
00:20 Tilawat
00:30 In His Own Words
01:00 Al-Tarteel
01:30 Convocation Jamia Ahmadiyya Germany
02:40 Story Time
02:55 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
04:05 Maidane Amal Ki Kahani
05:05 Liqa Maal Arab: Session no. 111.
06:00 Tilawat: Surah Ash-Shams, Surah Al-Lail with Urdu translation.
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Yassarnal Quran: Lesson no. 30.
06:55 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Denmark: Recorded on May 08, 2016.
08:00 Faith Matters: Programme no. 192.
09:05 Question & Answer Session: Rec. Nov. 05, 1995.
09:55 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on February 27, 2015 by Hazrat Mirza Masroor Ahmad (aba).
12:05 Tilawat
12:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 30.
13:00 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
14:10 Shotter Shondhane: Recorded on May 27, 2016.
15:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Canada [R]
16:10 Ghazwat-e-Nabi
17:00 Kids Time: Programme no. 24.
17:35 Yassarnal Qur'an
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Denmark [R]
19:30 Live Beacon Of Truth
20:30 Roots To Branches
21:00 Toronto And Niagara
21:30 In His Own Words
22:00 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
23:10 Question And Answer Session [R]

Monday July 18, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:50 Yassarnal Qur'an
01:10 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Nasirat Denmark
02:05 Roots To Branches
02:35 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
03:40 Ghazwat-e-Nabi
04:30 Toronto And Niagara
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 112.
06:00 Tilawat: Surah Al-Lail, Surah Adh-Dhuhaa, Surah Al-Inshiraah, Surah At-Teen with Urdu translation.
06:15 Dars-e-Hadith
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
07:00 Reception In New Zealand Parliament: Recorded on November 04, 2013.
07:45 Rishta Nata Ke Masa'il
08:00 International Jama'at News
08:35 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00 French Service: Recorded on August 08, 1997.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of Friday Sermon delivered on February 19, 2016.
11:20 Seerat-un-Nabi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:00 Tilawat
12:15 Al-Tarteel [R]
12:40 Friday Sermon: Recorded on August 27, 2010.
13:45 Shotter Shondane: Recorded on May 28, 2016.
14:50 Seerat-un-Nabi [R]
15:25 Khilafat-e-Haqqa Islamiya: The topic is 'Khalifa is appointed by Allah'.
16:00 Rah-e-Huda: Recorded on July 16, 2016.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:20 Reception In New Zealand Parliament [R]
19:05 Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:25 Somali Service
20:00 Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah [R]
20:35 Rah-e-Huda [R]
22:05 Friday Sermon: Recorded on August 27, 2010.
23:15 Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday July 19, 2016

00:00 World News
00:20 Tilawat
00:35 Dars-e-Hadith
00:50 Al-Tarteel
01:15 Reception In New Zealand Parliament
02:00 Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah
02:35 Kids Time
03:10 Friday Sermon
04:20 In His Own Words
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 113.
06:00 Tilawat: Surah Al-Alaq, Surah Al-Qadr, Surah Al-Bayyinah with Urdu translation.
06:15 Darse Majmooa Ishtihirat
06:35 Yassarnal Quran: Lesson no. 31.
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Denmark: Recorded on May 08, 2016.
08:00 The Age Of Reform In Muslim India
08:30 Food For Thought- Family Violence
09:00 Question & Answer Session: Rec. Nov. 05, 1995.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on July 15, 2016.
12:05 Tilawat
12:15 In His Own Words
12:45 Yassarnal Quran [R]
13:00 Faith Matters: Programme no. 194.
14:00 Shotter Shondane: Rec. May 28, 2016.
15:00 Spanish Service
15:45 The Age Of Reform In Muslim India [R]
16:15 Food For Thought- Family Violence [R]
17:00 In His Own Words
17:45 Yassarnal Quran [R]
18:00 World News
18:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Denmark [R]
19:30 Live The Bigger Picture
20:20 Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on July 15, 2016.
22:30 The Age Of Reform In Muslim India
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday July 20, 2016

00:00 World News
00:15 Tilawat
00:30 Darse Majmooa Ishtihirat
00:55 Yassarnal Qur'an
01:15 Noor-e-Mustafwi
01:30 Gulshan-e-Waqf-e-Nau Khuddam Denmark
02:30 Story Time: Programme no. 24.
02:55 Food For Thought-Family Violence
03:25 In His Own Words
03:55 Tours Of Hadhrat Musleh Ma'ood (ra)
04:30 The Age Of Reform In Muslim India
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 114.
06:00 Tilawat
06:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30 Al-Tarteel: Lesson no. 44.
07:00 Lajna Ijtema UK: Rec. October 25, 2015.
08:00 The Bigger Picture: Rec. July 12, 2016.
09:00 Question And Answer Session
09:50 Indonesian Service
10:55 Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on July 15, 2016.
12:00 Tilawat
12:15 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:30 Al-Tarteel [R]
12:55 Friday Sermon: Recorded on July 16, 2010.
14:05 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45 Kids Time: Programme no. 24.
16:30 Faith Matters: Programme no. 195.
17:30 Al-Tarteel [R]
18:00 World News
18:15 Lajna Ijtema UK [R]
19:00 Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyya
19:35 French Service
20:20 Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00 Kids Time [R]
21:50 Friday Sermon [R]
23:00 Intikhab-e-Sukhan: Rec. May 07, 2016.

Thursday July 21, 2016

00:05 World News
00:25 Tilawat
00:40 Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55 Al-Tarteel
01:20 Lajna Ijtema UK
02:10 Deeni-o-Fiqahi Masail
02:50 Open Forum
03:25 In His Own Words
04:00 Faith Matters
04:50 Liqa Maal Arab: Session no. 115.
06:05 Tilawat & Darse Majmooa Ishteharaat
06:40 Yassarnal Quran: Lesson no. 31.
06:55 Reception In Nagoya: Rec. November 09, 2013.
07:55 In His Own Words
08:35 Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Imran, verses 163-181 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Rec. March 30, 1995.
09:45 Indonesian Service
10:50 Japanese Service
11:10 Sach To Ye Hai
11:50 Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 28-53.
12:05 Darse Majmooa Ishtihirat
12:30 Yassarnal Qur'an: Lesson no. 31.
12:45 Beacon Of Truth: Rec. May 29, 2016.
13:45 Friday Sermon: Recorded on July 15, 2016.
15:00 Islami Mahino Ka Ta'aruf
15:20 Persian Service
15:55 Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:05 Yassarnal Qur'an [R]
17:25 World News
17:45 Reception In Nagoya - Japan [R]
18:50 Sach To Ye Hai [R]
19:30 Live German Service
20:35 Faith Matters: Programme no, 197.
21:35 Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:00 Beacon Of Truth [R]
23:55 World News

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 15 July , 2016 | Issue No. 29

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ سویڈن 2016ء

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔تقریب آمین۔مالمو سے روانگی اور سٹاک ہوم میں ورود مسعود۔سٹاک ہوم میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام۔ ممبران پارلیمنٹ اور دیگر مذہبی،سیاسی وسماجی اہم شخصیات کی شمولیت۔

✿......اگر ہم اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کی بجائے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں لگ جائیں تو امن قائم ہوسکتا ہے۔✿......ملک کے شہری ہونے کی حیثیت سے سب کو ایک دوسرے کی عزت کرنی چاہئے اور ایک دوسرے کے جائز حقوق ادا کرنے چاہئیں۔✿......مہاجرین کا فرض ہے کہ وہ اس ملک کے ساتھ ہمیشہ وفادار رہیں اور اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ملک کی ترقی اور فلاح کے لئے مدد کریں۔✿......حکومت کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صرف ان مہاجرین کو ہی بسانے میں نہ لگی رہے جس کے نتیجہ میں ان کے موجودہ شہریوں کے حقوق نظرانداز ہوجائیں۔ یہ ایک حسّاس معاملہ ہے اور اس کو بڑی احتیاط اور توجہ کے ساتھ دیکھنا ہوگا۔✿...... جہاں تک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے تو میں آپ کو ایک مرتبہ پھر یقین دلاتا ہوں کہ اسلام سب کے لئے امن،سلامتی اور پیار کا مذہب ہے۔✿......اسلام مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اپنے وطن سے محبت کریں،اپنے وطن سے وفادار رہیں اور اس کے قوانین کی پاسداری کریں۔..................................(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

✿......مہاجرین کی آمد کے حوالہ سے خلیفہ کا ایک خاص نقطہ نظر ہے کہ مہاجرین کو یہاں کے معاشرے کے لئے اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہئے اور سویڈش افراد کو بھی نظرانداز نہیں کیا جانا چاہئے۔ یہ بات بہت اچھی تھی اور سویڈن میں کوئی سیاستدان ایسی بات نہیں کرتا۔✿......خلیفہ کے پیغام کو سنا ہے اور مجھے اس میں حکمت،محبت اور امن ہی ملا ہے۔ ✿......خلیفہ کی باتیں دل سے نکلتی ہیں اور دل پر اثر کرتی ہیں۔خلیفہ کھل کر اور جرأت سے بات کرتے ہیں۔✿......میری خواہش ہے کہ تمام مسلمانوں کی سوچ احمدی مسلمانوں کی طرح ہوجائے۔✿......خلیفہ نے ایسے موضوعات پر بات کی ہے جن پر دوسرے مذہبی لیڈرز بات کرنے سے خوف کھاتے ہیں۔

....(استقبالیہ تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

15 مئی 2016ء بروز اتوار

صبح چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مالمو میں قیام کے دوران لندن مرکز اور دوسرے مختلف ممالک سے ڈاک خطوط اور رپورٹس باقاعدگی سے موصول ہو رہی ہیں۔حضور انور روزانہ ساری ڈاک ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز سے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 15 فیملیز اور نو احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔اس طرح مجموعی طور پر 73افراد نے شرف ملاقات پایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ہر فیملی نے اور احباب نے انفرادی طور پر بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز مالمو(Malmo) کی مقامی جماعت کے علاوہ گوتھن برگ،لولیو(Lulea) اور کالمار(Kalmar) سے آئی تھیں۔گوتھن برگ اور کالمار سے آنے والی فیملیز 285 کلومیٹر اور لولیو سے آنے والی 1510 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے آئی تھیں۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

دفتری ملاقاتیں

بعد ازاں مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مبلغ انچارج ڈنمارک،مکرم مامون الرشید صاحب امیر جماعت سویڈن اور مکرم عطاء القدوس صاحب ایڈوکیٹ یو ایس اے نے علیحدہ علیحدہ دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔حضور انور نے مختلف امور اور معاملات کے حوالہ سے ہدایات سے نوازا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز وں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعض دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔آج شام کے اس سیشن میں 33 فیملیز کے 120 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔

مالمو (Malmo) کی مقامی جماعت کے علاوہ ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ اور امریکہ سے آنے والے احباب نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والے سبھی لوگوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مالمو (Malmo) میں قیام کے دوران ہمسایہ ممالک ڈنمارک اور ناروے سے آنے والے احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مالمو میں ہی مقیم ہے۔ یہ لوگ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت بھی پا رہے ہیں۔حضور انور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی توفیق مل رہی ہے اور صبح وشام اس روحانی بابرکت ماحول سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ بار بار اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لمحات نصیب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں سب کے لئے مبارک فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں ملک تیونس (Tunisia) سے تعلق رکھنے والے رضا ہانی صاحب اور ان کی اہلیہ بھی تھیں۔ رضا ہانی صاحب نے MTA پر پروگرام دیکھنے کے بعد خود ہی جماعت سے رابطہ کر کے بیعت کی۔ بیعت سے قبل ان کی منگنی اپنے ماموں کی بیٹی سے ہوچکی تھی۔سویڈن میں بیعت کرنے کے بعد جب یہ اپنے وطن اپنے عزیزوں سے ملنے گئے تو واپس آ کر انہوں نے مبلغ انچارج سویڈن کو بتایا کہ میرے ایک چھوٹے ماموں امام مسجد ہیں اور وہ جماعت کے سخت مخالف بھی ہیں۔ان کو جب معلوم ہوا کہ میں نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ بہت ناراض ہوئے اور انہوں نے پورے خاندان کو کہا کہ یہ کافر ہوگیا ہے اور میری جس ماموں زاد کے ساتھ منگنی ہوئی تھی اس کے رشتے سے بھی سب خاندان نے مل کر انکار کر دیا۔

مختلف مواقع پر خاندان کے اکثر افراد جمع ہوتے اور مَیں تبلیغ کرتا۔انہیں احمدیت کا پیغام پہنچاتا۔ جماعتی عقائد سے متعلق بحث کے انداز میں سوال و جواب ہوئے۔ان سوال و جواب کو رضا ہانی صاحب کی منگیتر بھی مسلسل سنتی رہیں اور چھوٹے ماموں جو کہ امام مسجد ہیں ان کی شدید مخالفت کے باوجود ان کی منگیتر نے اپنے والدین سے کہا کہ میں نے اتنے دنوں سے ساری گفتگو سنی ہے اور میں اس

باقی صفحہ نمبر 9پر ملاحظہ فرمائیں